رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم جمعرات

شرح چندہ

سالانہ	اکیس روپے
ششماہی	۱۱ ”
سہ ماہی	۶ ”
ماہوار	۲½ ”
فی پرچہ	۱ ار

جلد ۲	۱۹ تبلیغ ۱۳۲۷ ہش	۸ ربیع الثانی ۱۳۶۷ ھ	۱۹ فروری ۱۹۴۸ء	نمبر ۳۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ فروری۔ تبلیغ میرپور خاص سے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ اپنے خدام کے بخیریت حیدرآباد پہنچ گئے ہیں۔ وہاں سے موٹر پر میرپور خاص تشریف لے گئے اور ایک رات قیام فرمانے کے بعد کنجیجی روانہ ہو گئے ہیں۔

پونچھ کے محاذ پر پانچ سو ہندوستانی سپاہی مارے گئے بیشمار اسلحہ پر آزاد فوج کا قبضہ

سر محمد ظفر اللہ خان کی جارج مارشل سے ملاقات

نیویارک ۱۸ فروری:۔ کل حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نیویارک تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہاں آپ نے امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جارج مارشل سے غیر رسمی ملاقات کی۔ اس ملاقات کے وقت امریکہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر اے۔ ایچ اصفہانی بھی آپ کے ساتھ تھے۔

پونچھ کے محاذ پر پانچ سو ہندوستانی سپاہی مارے گئے

بے شمار اسلحہ آزاد فوج کے قبضہ میں

لاہور ۱۸ فروری:۔ اورینٹ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پونچھ کے محاذ پر گھری ہوئی ہندوستانی فوجوں کے گرد آزاد فوج نے گھیرے کو اور زیادہ مضبوط کر دیا ہے۔ ہندوستانی فوج کے ایک ہزار مسلح سپاہیوں کو پونچھ سے تین میل کے فاصلہ پر روک لیا گیا۔ دو دن تک لڑائی ہوتی رہی۔ آخر مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے ہندوستانی سپاہی شدید جانی نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔ اندازہ ہے اس لڑائی میں پانچ سو کے قریب ہندوستانی سپاہی مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے۔ بیشمار گولہ بارود رائفلیں۔ برین گنیں اور سٹین گنیں آزاد فوجوں کے ہاتھ آئیں۔ (او۔ پی۔ آئی)

دہلی سے مسلمانوں کا وفد آرہا ہے

دہلی ۱۸ فروری:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تنزا مشہور اور معتبر آوردہ مسلمانوں کا ایک وفد مولانا احمد سعید کی قیادت میں مغربی پنجاب آرہا ہے۔ یہ وفد ہندوستان کے مسلمانوں کو بالعموم اور دہلی سے آئے ہوئے مسلمانوں کو بالخصوص تلقین کرے گا۔ کہ وہ واپس جا کر اپنے گھروں میں آباد ہوں۔

امن کونسل میں پاکستان کی طرف سے ہندوستان کے خلاف شکایات

لیک سکسیس ۱۸ فروری:۔ پروگرام کے مطابق آج کونسل میں پاکستان اور ہندوستان کے جھگڑوں کی دوسری شق پر بحث شروع ہونے والی ہے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان مندرجہ ذیل نئے مطالبات آج کونسل میں پیش کرنے والے ہیں۔

اول یہ کہ جوناگڑھ۔ مناوادر اور کاٹھیاواڑ کی بعض دوسری ریاستوں پر جنہوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا تھا۔ ہندوستانی مسلح فوجوں نے زبردستی اور خلاف قانون قبضہ کر لیا ہوا ہے۔

دوم:۔ ان ریاستوں میں رہنے والے مسلمانوں کا بے پناہ جانی اور مالی نقصان کیا گیا ہے۔ سر ظفر اللہ سکیورٹی کونسل سے مطالبہ کریں گے۔ کہ کونسل جوناگڑھ۔ مناوادر اور کاٹھیاواڑ کی دوسری ریاستوں سے ...... ہندوستانی ایڈمنسٹریشن اور مسلح فوجوں کو نکلنے کا انتظام کرے۔ اور ریاستوں کا انتظام ان کے جائز حکمرانوں کے سپرد کرے۔ کونسل سے یہ بھی مطالبہ کیا جائیگا۔ کہ ان ریاستوں سے نکلے گئے مسلمانوں کو ان کے گھروں اور جائدادوں کا قبضہ دلایا جائے۔ اور ان کے نقصان کی تلافی ہندوستانی حکومت سے کرائی جائے۔

بیان کیا گیا ہے۔ کہ کونسل کے اجلاس کا تقریباً سارا وقت سر ظفر اللہ خان کی شکایات سننے میں صرف ہوگا۔ امید نہیں۔ کہ ہندوستان کی طرف سے اس دن جواب پیش کیا جا سکے۔ (رائٹر)

سرحدی حملوں کی روک تھام کے بارے میں حکومت نظام اور حکومت ہند کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا

حیدرآباد ۱۸ فروری:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سرحدی حملوں کی روک تھام کے بارے میں حکومت نظام اور حکومت ہندوستان کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے دونوں حکومتوں کے دو نمائندے ان حملوں کی تحقیقات کے بعد اپنی اپنی رپورٹ مع سفارشات کے پیش کریں گے۔ ہندوستان حکومت کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے۔ ایم۔ منشی اور حکومت نظام کے وزیر مسٹر لائق علی مل کر ان رپورٹوں پر نظر ثانی کریں گے۔ اسی طرح یہ بھی قرار پایا ہے۔ کہ مدراس سی۔ پی اور بمبئی کے تین نمائندے حکومت نظام کے تین نمائندوں کے ساتھ سرحدی حملوں کے بارے میں تفتیش کر کے حملوں کی نوعیت ان کی وجوہات اور ان سے متعلق دوسرے امور کے بارے میں اپنی علیحدہ رپورٹ جلد سے جلد پیش کریں۔ (او۔ پ)

قاہرہ ۱۸ فروری:۔ لڑیپولی میں عوام کے لیڈر علی فقیہ حسن کو گرفتار کر لینے کی وجہ سے شہر میں پر زور احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ برطانوی پولیس اور فوج بلا لی گئی۔ تین شہری مارے گئے۔ اور چار زخمی ہوئے۔ سات برطانوی سپاہی بھی زخمی ہوئے۔ جو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دو تین گھنٹے کے بعد حالات پر قابو پا لیا گیا۔ اگرچہ اب امن ہے۔ لیکن حالات بدستور تشویشناک ہیں۔ (رائٹر)

ریاست کو چھوڑ جانے والے غیر مسلم ملازمین کے ساتھ حسن سلوک

نواب بہاولپور کی قابل داد فیاضی

بہاولپور ۱۸ فروری:۔ نواب صاحب بہاولپور نے ریاست کے تمام ایسے غیر مسلم ملازمین کو جو ریاست سے جا چکے ہیں ستمبر ۱۹۴۷ء سے موجودہ مالی سال کے آخر تک پوری تنخواہ پر رخصت عطا کر دینے کا اعلان کیا ہے۔ نیز توقع ظاہر کی ہے۔ کہ تمام غیر مسلم ملازمین انڈین یونین سے واپس آ کر اپنی اپنی ملازمت پر حاضر ہو جائیں گے مزید فتح جنگ ... کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایسی تمام درخواستوں کو جو غیر مسلم ملازمین کی طرف سے برائے رخصت کی تنخواہ حاصل کرنے کے لئے موصول ہوں۔ برائے ادائیگی اکاؤنٹنٹ جنرل کے پاس بھیجتے رہیں۔ نیز اکاؤنٹنٹ جنرل کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ضروری تحقیق کے بعد ریاست ... کی معرفت ملازمین متعلقہ کو ان کی موجودہ پتوں پر تنخواہیں ارسال کر دے۔ (او۔ پ)

اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے سلسلے میں مہاراجہ پٹیالہ کی معنی خیز خاموشی

لاہور ۱۸ فروری:۔ شیخ صادق حسن قائم مقام لیڈر مشرقی پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے مغربی پنجاب کے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ تمام ہندو اور سکھ عورتوں کو جن کو گذشتہ فسادات کے دنوں میں اغوا کیا گیا تھا۔ واپس کر دیں۔ آپ نے مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی طرف سے مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان مسٹر غضنفر علی خان وزیر پناہ گزینان پاکستان کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے چھینی ہوئی عورتوں اور بچوں کی بازیابی کے لئے بڑی جد و جہد کی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ مہاراجہ پٹیالہ کی خاموشی معنی خیز ہے۔ بحیثیت پنتھ کا لیڈر ہونے کے ان کی شان کے شایاں نہیں ہے۔ کہ اس وقت جب کہ ہزارہا مسلم عورتیں ان کی ریاست میں ظلم کا تختہ مشق بنی ہوئی ہیں۔ وہ بالکل خاموش رہیں۔ اگر وہ چاہیں۔ تو ان کو فوراً ہی خلاصی دلوا سکتے ہیں۔ (او۔ پ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ ایڈیٹر

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ سے چھپوا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

استصواب رائے کیلئے سردار ابراہیم کا مطالبہ

لندن ۱۸ فروری۔ مجلس تحفظ کے سامنے اپنے خیالات کی سماعت کی درخواست دینے کے علاوہ آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم خان نے بحث و تمحیص میں کوئی عملی حصہ نہیں لیا۔ لیکن انہوں نے پرائیویٹ طور پر بین الاقوامی ثالثی اور آزادانہ استصواب رائے کے لئے غیر جانبدارانہ نظم و نسق کے اصول کی توضیح کر دی۔

اسٹار کا نامہ نگار خصوصی مقیم نیویارک رقمطراز ہے۔ کہ جب ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ بین الاقوامی ثالثی سے آزاد کشمیر کی حکومت کیا مطلوب ہے۔ ... منظور کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر مجلس کے سامنے پیش ہونے والے دونوں فریقوں کے واسطے مجلس کوئی اطمینان بخش تصفیہ نہ کر سکی۔ اور اس وقت کشمیر میں ہندی فوجوں کا انہیں مقابلہ کرنا پڑا۔ تو وہ اپنے آپ کو اس کے مقابلہ کے لئے کتنا طاقتور سمجھتے ہیں تو سردار ابراہیم نے کہا کہ "ہمیں ہندی فوجوں کے خلاف اپنی فوجیں صف آرا کرنے میں کوئی خوف نہیں ہے۔ وہ اچھی طرح آراستہ ہیں۔ لیکن ان کے لئے سامان رسد کا سلسلہ قائم رکھنا بہت دشوار ہے۔"

سردار ابراہیم کا خیال ہے۔ کہ اگر اقوام متحدہ کوئی فیصلہ کرنے میں ناکام بھی رہی تو وسیع پیمانہ پر جنگ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ ہندی فوجیں سرحدی علاقوں پر حملہ کر سکیں گی۔ اور سرحدی لڑائی جاری رہیگی۔ استصواب رائے کے لئے عبوری دور میں نظم و نسق کے متعلق اپنے نظریہ کے سلسلہ میں دو سوالوں کا جواب دیتے ہوئے سردار ابراہیم نے دو نظریے پیش کئے۔ کہ یا تو مجلس تحفظ ایک وزیر اعظم مقرر کر دے اور یا کشمیر ہند اور پاکستان دونوں کے گورنر جنرلوں کے مشترکہ انتظام کر دیا جائے۔ جب ان سے یہ دریافت کیا گیا۔ کہ اگر ایسا ہوا۔ تو آزاد حکومت کن شرائط پر نظم و نسق چلانے کے لئے شیخ عبداللہ کی حکومت میں شریک ہوگی۔ تو آزاد کشمیر کے لیڈر نے جواب دیا۔ کہ "مشترکہ انتظام میں مسلمانوں کو ان کی آبادی کے برابر نمائندگی دی جائے گی۔" سردار ابراہیم نے کہا۔ کہ ایک قومی استصواب رائے کیلئے کشمیر کے تمام بالغ مردوں اور عورتوں کو رائے دینے کا حق حاصل ہونا چاہئے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ ۷۰ فیصدی آبادی رائے دیگی۔ (اسٹار)

مغربی بنگال کا بجٹ

کلکتہ ۱۸ فروری۔ حکومت مغربی بنگال کا پہلا سالانہ بجٹ آج مغربی بنگال اسمبلی میں پیش ہوا۔ جسمیں ۳۲ کروڑ کا خرچ اور ۳۱ کروڑ سالانہ کی آمد دکھائی گئی تھی۔ ایک کروڑ روپیہ کے گھاٹا کو پورا کرنے کیلئے ایک نیا ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ (اپ)

ترکی اخبار نویس حیدرآباد میں

کراچی ۱۸ فروری۔ ترکی اخبار نویس مسٹر فاروق تینگ جو اخبار وطن داستنبول کے رپورٹر ہیں۔ مغربی پنجاب کا دورہ کرنے کے بعد آج صبح حیدرآباد دکن روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد وہ انڈونیشیا جائینگے۔ (اپ)

"سٹرلنگ بیلنس" پر گفت و شنید

کراچی ۱۸ فروری۔ آج سٹرلنگ بیلنس کے موضوع پر برطانیہ اور پاکستان کے مندوبین کے درمیان گفت و شنید شروع ہوئی۔ جس میں اس معاملہ پر عام بحث ہوئی۔ (اپ)

کراچی میں غذائی کانفرنس

کراچی ۱۸ فروری۔ وزیر خوراک پاکستان پیرزادہ عبدالستار نے ۲۱ فروری کو ایک کانفرنس طلب کی ہے جس میں ملک کی غذائی حالت اور زراعتی ترقی کی تجاویز کو زیر بحث لایا جائے گا۔ تمام صوبوں کے وزراء خوراک اس میں شامل ہونگے (اپ)

اغوا کردہ عورتوں کی بازیابی کیلئے
عیسائی پادریوں کی خدمات

لاہور ۱۸ فروری۔ اغوا کردہ عورتوں کی بازیابی کے سلسلے میں زیادہ موثر اقدامات پر غور کرنے کے لئے ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کی ایک میٹنگ آج وزیر مہاجرین مسٹر غضنفر علیخاں کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ لارڈ بشپ آف لاہور اور ڈی۔ ایل رلیا رام خاص دعوت پر اجلاس میں شریک ہوئے۔ موجودہ انتظامات پر غور و خوض کے بعد قرار پایا۔ کہ مختلف اضلاع کے عیسائی پادریوں اور مشنریز سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیں۔ عیسائی نمائندوں نے جو میٹنگ میں موجود تھے۔ کامل تعاون کا یقین دلایا۔ اس میٹنگ میں ہندوستان کی طرف سے مس سارا بائی۔ اور مسٹر ڈی ایل پنجابی شریک ہوئے۔ اور پاکستان کی طرف سے بیگم تصدق حسین بیگم بشیر احمد بیگم مظفر خاں قربان علی خاں اور میجر محمد صادق شریک اجلاس تھے۔ اپ

ریاست لوہارو کا مشرقی پنجاب سے الحاق

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ نواب صاحب لوہارو نے عوام کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے مشرقی پنجاب کے ساتھ اور نواب صاحب بنگان پلی نے مدراس کے ساتھ الحاق منظور کر لیا (اپ)

سوراشٹر منسٹری کا پروگرام

راجکوٹ ۱۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سوراشٹر منسٹری ۲۰ فروری کو راجکوٹ میں ایک صحافتی کانفرنس میں اپنی پالیسی اور پروگرام کا اظہار کریگی (اپ)

ایشیا کی بیداری پر یورپ میں حیرت کا اظہار۔ ہالینڈ میں دینِ اسلام کا زبردست چرچا

مبلغینِ اسلام کی آمد پر اخباری دُنیا میں ہلچل

از نمائندہ خصوصی "الفضل" مقیم ہالینڈ

ہیگ ۱۸ فروری۔ "الفضل" کا نامہ نگار ہالینڈ کے شہر ہیگ سے رقمطراز ہے۔ کہ یورپ میں تبلیغ اسلام کے عظیم الشان کام سے متاثر ہو کر یہاں کے مشہور اور باا‌ثر اخبار Haagche Post نے اپنی اشاعت مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۹ء میں "ایشیا کی بیداری" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "ایشیا کی بیداری مغربی دنیا کے لئے ایک حیران کن امر ہے۔ جنگ سے قبل اور جنگ کے بعد بھی یورپ اور امریکہ چین جاپان ہندوستان اور انڈونیشیا میں عیسائیت کی تبلیغ کیلئے اپنے مشنری بھیجتے رہے ہیں۔ لیکن اب ایشیا سے مذہبی مبلغ یورپ اور امریکہ کی طرف بھیجے جا رہے ہیں۔ جو عیسائیت کی نہیں بلکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے دین کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں ان مبلغین کا نظریہ یہ ہے۔ کہ سیاسی گتھیاں سلجھانے سے دُنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ قیام امن کا اصل راز صحیح مذہبی عقائد کی اشاعت میں مضمر ہے۔ اخبار مذکور مزید کہتا ہے۔ چند روز ہوئے ہماری اسلامی مبلغ سے ملاقات ہوئی جو جماعت احمدیہ کی طرف سے اس مُلک میں بھیجا گیا ہے۔ یہ جماعت مسلمانوں میں ایسی واحد جماعت ہے۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے اپنے مبلغ بیرونی ممالک میں بھیجتی ہے۔ اسلام کے اس مبلغ (حافظ قدرت اللہ صاحب) نے ہمیں بتایا کہ موجودہ شورش کے ایام میں ان کا مرکز قادیان جو پنجاب میں واقع ہے۔ ان سے چھین لیا گیا۔ نیز ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھوں انہیں کافی نقصان اُٹھانا پڑا۔ لیکن ان کی تبلیغی سرگرمیوں میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ چنانچہ ان کے مبلغ یورپ کے مختلف علاقوں میں دلجمعی کے ساتھ اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ مسٹر حافظ آجکل ڈچ زبان کی تحصیل میں مصروف ہیں اور پُر امید ہیں۔ کہ وہ یہاں بھی مسجد بنانے میں کامیاب ہو جائینگے۔ ہالینڈ مشن کو مضبوط کرنے کے لئے مسٹر حافظ کے ساتھ دو اور مبلغ بھی آشامل ہوئے ہیں۔

ریاست سکیت میں بلوائیوں نے علم بغاوت بلند کر دیا
کئی پولیس چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا

شملہ ۱۸ فروری۔ "ہمالیہ پرانت پراونشل گورنمنٹ" کے ایک ہزار رضا کار آج صبح قومی جھنڈوں کو لہراتے بگل اور ڈھول بجاتے ہوئے ریاست سکیت کی حدود میں داخل ہو گئے۔ اور اپنے اس مطالبہ کا کہ ریاست فوری طور پر انڈین یونین کیساتھ الحاق کا فیصلہ کرے۔ جواب لینے کیلئے وہ ایک مقام پر ٹھہر گئے۔ لیکن ۴۸ گھنٹے کے گزر جانے کے بعد جب کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ تو انہوں نے پیش قدمی شروع کر دی۔ اور ۳ ٹولوں کی

۲ پولیس چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

بلوائیوں کا ایک جتھہ جو پچاس آدمیوں پر مشتمل تھا۔ سرحد کو پار کر کے تنا پانی کی چوکی پر قابض ہو گیا وہ بڑی سرعت کے ساتھ تحصیل لوگ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ریاست سکیت کا حکمران ایک راجپوت شہزادہ لکشمی سین ہے۔ اس کی ریاست کا رقبہ ۳۹۲ مربع میل ہے۔ اور اس کی سالانہ آمدن ۳ لاکھ پینتالیس ہزار ہے۔ دریائے ستلج جو شملہ سے ۲۵ میل مشرق میں بہتا ہے۔ شملہ ہل سٹیٹ کو سکیت کی بلند پہاڑوں سے الگ کرتا ہے۔ سکیت کی ریاست کلو۔ ریاست منڈی۔ رام پور بوشہر اور بھانی کے درمیان گھری ہوئی ہے (اپ)

پاکستان ممبر بن جائے گا

کراچی ۱۷ فروری۔ پاکستان بھی عنقریب دولت مشترکہ کی اقتصادی کمیٹی کا ممبر بن جائے گا۔ اس وقت برطانیہ امریکہ آسٹریلیا مصر۔ ایران افغانستان۔ ہندوستان اور سیلون میں پاکستان کے تجارتی مفاد کی نگرانی کیلئے ادارے موجود ہیں۔ بہت جلد دیگر میں بھی افسر تعارف مقرر کر دئے جائینگے۔ (اپ)

ہڑتال ترک کر دی گئی

کراچی ۱۸ فروری۔ آرڈیننس ڈپو ڈرگ روڈ کے ین کارکنوں نے ۱۶ فروری سے ہڑتال کر رکھی تھی۔ انہوں نے آج سے کام شروع کر دیا ہے۔ یہ ہڑتال چھ کارکنوں کی برطرفی کے خلاف احتجاج کے لئے کی گئی تھی۔ (اپ)

پروفیسر گھنشام کی سندھ اسمبلی سے علیحدگی

کراچی ۱۸ فروری۔ سندھ اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے صدر پروفیسر گھنشام داس نے ترک سندھ کے بعد اپنی نشست سے برطرفی کی درخواست دے دی ہے۔ اپ

سندھ اسمبلی کے بجٹ سشن کا خاتمہ

سندھ اسمبلی کا بجٹ سیشن جو ۴ فروری کو شروع ہوا تھا۔ آج ختم ہو گیا۔ سپیکر نے غیر معین عرصہ کے التوا کا اعلان کر دیا۔ آج کے روز بجٹ کے سلسلہ میں جس قدر مطالبات پیش کئے گئے منظور ہو گئے۔ کانگرس کے ممبران نے دو تخفیف کی تحریکیں پیش کیں۔ مگر مختصر سی رد و قدح کے بعد واپس لے لیں۔

پاکستان کیلئے الگ کمیونسٹ پارٹی

کراچی ۱۸ فروری۔ صوبہ سندھ بلوچستان اور پنجاب کے کمیونسٹوں کی ایک مجلس جو گذشتہ جون میں معرض وجود میں آئی تھی نے ۲۳ فروری کو کراچی میں ایک کانفرنس طلب کی ہے۔ جسمیں پاکستان کی الگ پارٹی بنانے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (اپ)

روزنامہ الفضل لاہور
۱۹ فروری ۱۹۴۸ء

انجمن اقوام متحدہ

وان طائفتٰن من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما فان بغت

اور اگر دو جماعتیں مومنوں میں سے لڑ پڑیں آپس میں تو صلح کرا دو درمیان ان دونوں کے پھر اگر زیادتی

احدٰھما علی الاخرٰی فقاتلوا التی تبغی حتّٰی تفیٓء الی امر اللہ فان فاءت

کرے ایک ان میں سے دوسری پر تو لڑو اس سے جو زیادتی کرتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ رجوع کرے طرف حکم کی اللہ کے پھر اگر وہ

فاصلحوا بینہما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین (سورۃ حجرات)

رجوع کرے تو صلح کرا دو درمیان انکے عدل سے اور انصاف کرو یقیناً اللہ پسند کرتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔

مسٹر آرتھر مور سابق ایڈیٹر سٹیٹسمین نے نئی دہلی کانسٹی ٹیوشن کلب میں انڈین کونسل آف ورلڈ افیئرز کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے موجودہ انجمن اقوام متحدہ کے قیام امن عالم کے ضامن ہونے کی نسبت نہایت تاریک تصویر پیش کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "چارٹر کی نظر ثانی لابدی ہے۔ لیکن مجھے امید نہیں کہ نظر ثانی کی جائیگی۔ اس انجمن کا بھی وہی حشر ہوگا جو لیگ آف نیشنز کا ہو چکا ہے۔ اس قسم کی تنظیم کے واقعی مؤثر اور کارآمد ثابت ہونے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اول یہ انجمن اقوام کی بجائے دنیا کے عوام کی نمائندہ ہو۔ دوم۔ اس کی اپنی بین الاقوامی فوج ہو۔ اور سوم بین الاقوامی ایسی عدالت انصاف موجود ہو۔ کہ جس کے قبضہ میں اپنے فیصلے منوانے کی طاقت ہو۔"

ان الفاظ میں مسٹر آرتھر مور نے مختصر الفاظ میں ان اہل الرائے کے نظریہ کو پیش کر دیا ہے جو موجودہ انجمن اقوام متحدہ کے واقعی کارآمد ہونے کے منکر ہیں۔ فلسطین کے فیصلہ تقسیم اور انجمن اقوام متحدہ کے اپنے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کی ناقابلیت نے ان اعتراضات کو اور بھی قوی طور پر نمایاں کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ لیگ آف نیشنز کی ناکامی کی وجہ سے اہل الرائے اصحاب کو کسی حد تک اس قسم کی تنظیم کی یہ خامی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

اس وقت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے تو لنڈن میں صاف صاف الفاظ میں یہ کہہ دیا تھا۔ کہ جب تک کوئی ایسی تنظیم قرآن کریم کے پیش کردہ ان اصولوں کی روشنی میں جو سورہ حجرات کی مندرجہ بالا آیہ میں بیان کئے گئے ہیں نہ بنائی جائیگی۔ وہ کبھی کارآمد اور مؤثر ثابت نہیں ہو سکتی۔

یقیناً آپ کے اس اعلان کا ہی اثر تھا کہ موجودہ انجمن اقوام متحدہ کے واضعین نے اس غرض کے لئے ایک ملٹری سٹاف کمیٹی کا وجود بھی ضروری خیال کیا۔ اگرچہ اس کمیٹی نے ابھی تک کوئی مؤثر صورت اختیار نہیں کی۔ شاید اس کی وجہ وہ نقص ہے جس کی طرف مسٹر آرتھر مور نے اپنی تین ضروری باتوں میں سے پہلی بات میں اشارہ کیا ہے۔ کہ ایسی انجمن بجائے اقوام کی نمائندہ ہونے کے عوام عالم کا نمائندہ ہونا چاہیئے۔ آپ کے خیال میں موجودہ ملٹری سٹاف کمیٹی اپنے پروگرام کو اس حد تک عملی جامہ نہیں پہنا سکی۔ کہ وہ مؤثر طور پر کارآمد ہوتی۔ یعنی آجکل کی سب سے بڑی تباہ کن قوت ایٹم بم کو وہ اپنے قبضہ میں نہیں لا سکی۔

جو نمائندے اقوام کی طرف سے انجمن اقوام متحدہ میں جاتے ہیں۔ وہ غیر جانبدار نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ ان کی توجہ زیادہ تر اپنی اپنی قوم کے حقوق کی حفاظت پر مرتکز ہوتی ہے۔ کوئی بھی طاقتور قوم اپنی پارٹی مضبوط بنا کر اپنی مطلب براری کر سکتی ہے۔ جیسا کہ اب واقعی ہو رہا ہے۔ جس کی تازہ ترین مثال تقسیم فلسطین کا فیصلہ ہے۔ اس فیصلہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کمزور قوموں کو کس طرح لالچ یا دھمکی سے اپنا ہمنوا بنایا جا سکتا ہے۔ اور ویٹو کا تحفظ کتنا کمزور ہے۔ اس لحاظ سے اگرچہ اقوام کے نمائندوں سے عوام کے نمائندے کسی حد تک بہتر ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس میں بڑی مشکل جو ہے وہ یہ سوال ہے کہ ایسے نمائندوں کا انتخاب کس طرح ہوگا؟ دوسرے بہترین انتخاب تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ تمام بین الاقوامی قانون کی بنیاد اکھاڑ کر از سر نو اسلامی اصول مساوات پر رکھی جائے۔ اور جب تک تمام دنیا کے عوام کا اخلاقی معیار بلند نہ ہو جائے۔ اور ایسی سوسائٹی دنیا میں غالب نہ آ جائے۔ جو خشیت اللہ کا جذبہ رکھتی ہو حقیقی منصف مزاج اور غیر جانبدار نمائندوں کا انتخاب ناممکن ہے۔

وہ اللہ کریم جس نے آج سے پونے چودہ سو سال پہلے ایک صحرا نشین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک دل پر ایسے حکمت آفرین اصول القا کیے تھے۔ کہ آج دنیا کے بہترین دماغ اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔ ہاں اسی اللہ کریم نے قرآن پاک میں ایسی معیاری سوسائٹی کے قیام کے اصول بھی بتائے ہیں کہ جن کی صداقت پر آج نہیں تو کل انشاء اللہ دنیا کے دانشمند ضرور مہر تصدیق ثبت کریں گے۔ اور جس طرح قرآن کریم کا یہ حکمت آفرین اصول امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے دانشمندوں کے سامنے رکھ کر ان کو غور کرنے اور صراط مستقیم کی طرف آنے کی راہ نمائی کی۔ اور کامیابی حاصل کی۔ اگر ہم بھی ہمت کر لیں۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کو اسی طرح ان دانشوروں کے پاس پہنچانے کی ہمت کریں۔ تو ایسی سوسائٹی کا وجود میں آ جانا کچھ بھی دور نہیں۔

جو اس پر بھی نہ وہ سمجھیں ....

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے یو۔ این۔ او کی سلامتی کونسل میں پاکستان کی وکالت جس قابلیت سے کی ہے۔ اس کی ساری دنیا تعریف کر رہی ہے۔ اور بعض سیاسی حلقوں کی تو یہ بھی رائے ہے۔ کہ انڈین یونین کو اپنا ایسا کمزور کیس یو۔ این۔ او میں لے جانا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسٹر گوپال سوامی آئنگر اور انڈین وفد کے دوسرے ممبروں نے انڈین یونین کا کیس جیسا کچھ بھی وہ ہے نہایت قابلیت سے پیش کیا۔ لیکن جب کیس میں جان ہی نہ ہو۔ تو بہترین سے بہترین وکالت بھی ایسی کمزور عمارت کو کیا سہارا دے سکتی ہے۔

انڈین یونین سلامتی کونسل میں اس خیال سے گئی تھی۔ کہ اس کا مطالبہ سیدھا سادھا ہے۔ اور ٹیکنیکل لحاظ سے بالکل مکمل اور ناقابل شکست ہے۔ اس نے اس تمام ماحول سے جو ہندوستان اور پاکستان کی باہم تلخیوں کی وجہ سے پیدا ہو چکا ہے۔ صرف ایک بات انتخاب کر لی۔ اور اسکو تمام پس منظر سے علیحدہ رکھ کر چاہتی تھی۔ کہ سلامتی کونسل میں اپنا فیصلہ دے دے۔ اس کو یقین تھا کہ قانوناً اس کا کیس دو اور دو چار کی طرح ثابت شدہ ہے۔ اور اگر وہ کونسل کو صرف اپنے مقرر کردہ حدود کے اندر رکھنے میں کامیاب ہو گئی۔ تو اس کی ناکامی ناممکن ہے۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے تمام چہرے سے صرف آنکھ یا صرف ناک علیحدہ کر کے کسی ماہر جمالیات سے حسن و قبح کا اندازہ لگوایا جائے۔

سر محمد ظفر اللہ خان نے شروع سے ہی اس بات کو بھانپ لیا تھا۔ اور جب آپ نے معاملے کے تمام چہرے سے کسی قدر پردہ اٹھایا۔ تو نہ صرف ممبران کونسل ہی بلکہ تمام دنیا اس منظر کے بھیانک پن کو دیکھ کر متحیر ہو گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کجا یہ کہ مسٹر گوپال سوامی آئنگر بات بات میں کشمیر جل رہا ہے۔ کشمیر جل رہا ہے کی رٹ لگا رہے تھے۔ اور کجا اب وہ کشمیر کو اس طرح شعلوں میں بھسم ہوتا چھوڑ کر اپنی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے واپس ہندوستان تشریف لے آئے ہیں۔

اس دوران میں سلامتی کونسل کے معاملہ کا پورا پورا چہرہ نہایت وضاحت کیساتھ منظر عام پر آ جائیگا اور جب آپ واپس تشریف لے جائینگے تو یقیناً حالات اور بھی نازک بن چکے ہوں گے۔ کیونکہ اس وقت انڈین یونین کا پیش کردہ دعوے محض ایک ضمنی سوال بن چکا ہوگا۔

اخبار سٹیٹسمین کی رائے ہے کہ کونسل میں دوبارہ جانے کی بجائے انڈین یونین اور پاکستان کو گھر ہی میں برادرانہ طور پر معاملہ کو طے کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ موجودہ حالات کی نزاکت کی وجہ سے یہ معاملہ یہاں جلد تر طے ہو جائیگا۔ اس سے بہتر رائے اور کوئی نہیں۔

افسوس ہے کہ پنڈت نہرو نے جموں میں حال میں جو تقریر کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا کی رائے عامہ کے خلاف آپ ابھی تک بضد ہیں کہ سر ظفر اللہ خان نے غیر متعلقہ معاملات کو ناحق بیچ میں گھسیٹ دیا ہے اور سلامتی کونسل نے بے جا طور پر متاثر ہو کر معاملہ کے حدود کو ناحق وسیع تر کر دیا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ دنیا ان باتوں سے اب کس طرح غلطی میں پڑ سکتی ہے۔ جس طرح انڈین یونین چاہتی ہے کہ قبائلیوں کو نکال کر اس کے اپنے فوجی اقتدار کے زیر سایہ کشمیر میں استصواب رائے ہو۔ نادان سے نادان انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ اکثریت مسلم والی ریاست میں اس کا ایک ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ کشمیریوں کی صحیح رائے نہ معلوم ہو سکے دنیا اس کو کس طرح برداشت کر سکتی ہے۔

پنڈت جی نے اپنی تقریر میں کشمیریوں کو تباہی سے بچانے پر بھی فخر کا اظہار فرمایا ہے۔ ہمیں حیرانی ہے۔ کہ اگر انڈین یونین ایسی ہی مخیر ہے تو وہ سلامتی کونسل کے تمام معاملہ پر غور کرنے سے کیوں گھبراتی ہے تاخیر کا عذر تو اسی وجہ سے غلط ثابت ہو چکا ہے۔ کہ خود مسٹر آئنگر بجائے معاملہ کو جلد ختم کرنے کے اس کو اور بھی معرض التوا میں ڈالنے کے لئے واپس آ گئے ہیں اگر انڈین یونین کا دامن پاک ہوتا تو وہ یہ وقت ضائع نہ کرتے۔ بلکہ اس معاملہ کو جلد از جلد طے ہو جانے دیتے۔ ایسی باتوں سے انڈین یونین اپنے کمزور کیس کو دنیا کی نظر میں اور بھی کمزور کر دیگی۔ اور رائے عامہ یقیناً اور بھی اس کے خلاف ہو جائے گی۔

گاندھی جی کے قتل کا ہولناک واقعہ ایک ایسا واقعہ تھا۔ کہ جس سے آنکھیں کھل جانی چاہیئے تھیں۔ سب سے بڑی یادگار جو آپ کی قائم ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تنازعات عدل و انصاف اور برادرانہ محبت اور شفقت کے ساتھ فوراً طے کر دیئے جائیں۔ اور دو حکومتیں ہوتے ہوئے بھی بیرونی ممالک یہ سمجھیں۔ کہ یہ ایک ہی ملک ہے دو نہیں تاکہ کسی کو اس طرف نظر بد سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو۔ ورنہ ہمارا حال ان دو بیلوں کا سا ہوگا۔ جن کو اتفاق کے زمانے میں تو شیر شکار نہ بنا سکا۔ لیکن جب ان کو ایک دوسرے سے پھاڑ دیا گیا۔ تو دونو آسانی سے قابو میں آ گئے

اعلان

میری تقرری موضع بھکی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ مڈل سکول میں ہوئی ہے۔ اردگرد کے احمدی احباب خاکسار سے ملتے رہیں۔ تاکہ حالات کا علم ہوتا رہے۔ اور مجموعی طور پر تبلیغ کے متعلق کوئی پروگرام بنایا جا سکے۔ قریشی محمد عبد اللہ احمدی ٹیچر ڈی۔ بی۔ مڈل سکول بھکی

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت مینیجر الفضل سے کرنی چاہیئے

جمع صلوٰتین کے متعلق ایک ضروری مسئلہ

کیا امام کی اتباع زیادہ ضروری ہے یا کہ نمازوں کی ترتیب

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نزیل پشاور شہر

(۱) سیدنا حضرت اقدس مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتوٰے

آپ کے فتوے کی حیثیت شرعاً و عقلاً بحیثیت آپ کے مامور اور مرسل ہونے کے علماء فرقہائے اسلام کے اختلافی مسائل کے متعلق اصح و ارجح ہے خصوصاً ان لوگوں کے نزدیک جو آپ کو منجانب اللہ حکم و عدل تسلیم کرتے ہیں۔

(۲) حضور اقدس کا فتوٰے مسئلہ پیش کردہ کے متعلق یہی ہے کہ نمازوں کی ترتیب کے مقابل پر امام کی اتباع مقدم اور زیادہ ضروری ہے۔ میں نے حضرت اقدس کے اسی فتوے کی بناء پر جو مجھے آپ کے زمانہ حیات سے ہی علم میں آنے سے ذہن نشین ہو چکا ہے۔ جب بھی مستفسر اصحاب نے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو میں نے یہی جواب دیا کہ حضرت اقدس کا اس کے متعلق یہی فتوے ہے کہ ترتیب سے امام کی اتباع زیادہ ضروری ہے۔ اور اب تک میں نے بارہا اسی کے مطابق جواب دیا۔

(۳) وہ سب مرقومہ وجوہ و دلائل جو حضرت محترم میاں بشیر احمد صاحب زادھم اللہ مجداً و رفعۃً بجمیع برکاتہ کی طرف سے جریدہ الفضل مجریہ ۲۳ جنوری میں شائع کئے گئے۔ وہ اگرچہ بجائے خود کافی وافی ہیں۔ اور خود حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کے متعلق صحت روایت کا پایہ وثوق کو پہنچ جانا مستغنی عن الافتقار الاٰخرین ہے۔ لیکن فرزند رسول کے ارشاد کی تعمیل میں کچھ مزید عرض کر دینا بھی شاید موجب ثواب ہو سکے۔ ذیل میں خاکسار راقم بھی کچھ عرض کر دیتا ہے وباللہ التوفیق

الف۔ صحیح البخاری کتاب الاذان باب اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ کا فقرہ جسے امام مسلم کے علاوہ سنن والوں نے بھی حدیث قرار دیا ہے۔ اور جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تکبیر ہو تو اس وقت بجز مکتوبہ نماز کے جو مخصوص کی ہے کسی اور نماز کا ادا کرنا جائز نہیں ہے اس فقرہ حدیث میں گو مکتوبہ نماز کا استثناء ذہن کو اس طرف بھی متوجہ کرنے کا باعث ہو سکتا ہے کہ مکتوبہ نماز سے مراد اقامت والی مکتوبہ نماز کے علاوہ وہ نماز بھی ہو جو اقامت والی مکتوبہ نماز سے پہلے ہے۔ مثلاً اقامت والی نماز عصر کی ہے اور کسی نے اس وقت ابھی نماز ظہر بھی ادا کرنی ہو تو اس صورت میں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ظہر ادا کرنے والا پہلے نماز ظہر ادا کرے یا نماز عصر والی جماعت کے ساتھ اقامت والی نماز کے متعلق امام کی اقتداء اور اتباع کو مقدم کرے تو اکثر حصہ

کے نزدیک از روئے حدیث یہی مناسب ہے کہ خواہ فرض ہوں یا سنتیں اور خواہ اقامت والی نماز کے سوا کوئی نماز مکتوبہ ہو یا غیر مکتوبہ اقامت ہونے پر جس نماز کی تکبیر ہوئی ہے۔ اسی کو امام کی اقتداء میں ادا کرنا چاہئے۔ اور ائمہ فقہ میں بھی امام احمد بن حنبل کا مختار عمل طبقہ اہلحدیث ہی کے مطابق ہے۔ اور بصورت اختلاف قابل ترجیح بھی ہے۔ اس لئے کہ ائمہ فقہ کا قول حدیث نبوی کا ہم مرتبہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ امام ابوحنیفہ کے قول کہ اترکوا قولی بقول رسول اللہ بصورت اختلاف متروک قرار پائے گا۔

پس ائمہ حدیث و فقہ کا فتوٰے اور عمل بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کی تائید میں ثابت ہے۔

ب۔ اسی جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پیش کردہ فقرہ حدیث کے متعلق المکتوبۃ کا استثناء اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ مکتوبہ نماز مکتوبہ نماز کو منع نہیں کرتی۔ بلکہ غیر مکتوبہ کو منع کرتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس موقعہ پر مکتوبہ سے مراد وہی جب اقامت والی نماز ہے۔ جو وقت اقامت کی قید سے مقید اور مخصوص کر دی گئی ہے۔ اور اس طرح کہ مخصوص نماز کے بغیر ہر نماز کو فلا صلوٰۃ کی نفی کے ماتحت رکھا گیا ہے۔ تو اس تبیین سے تو صاف طور پر یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اقامت والی مکتوبہ نماز اپنی اقامت کے وقت دوسری مکتوبہ نماز کو بھی منع کرنے والی ہے۔

دوسرے یہ بھی کہ اقامت والی نماز جماعت والی نماز ہے۔ پھر حاضر الوقت نماز ہے لیکن اس عصر کی حاضر الوقت نماز کے وقت کوئی دوسرا شخص فوت شدہ نماز ظہر کی ادائیگی میں لگ جاتا ہے۔ تو اس صورت میں وہ ایک تو منفردانہ حیثیت کی نماز کو نماز باجماعت پر ترجیح دے گا۔ یہ درست نہیں۔ ایسا ہی فوت شدہ نماز کو حاضر الوقت نماز باجماعت پر ترجیح دینا بھی مناسب نہیں۔ اور اگر فلا صلوٰۃ کی نفی کے ماتحت کسی قسم کے تصادم اور خلل کے باعث دوسری ہر قسم کی نماز کو لا نافذ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تو جس طرح سنتیں اور نوافل اقامت والی نماز کے لئے مزاحم ہو سکتے ہیں۔ ویسے ہی مکتوبہ نماز کا اقامت والی نماز کے وقت علیحدگی میں ادا کرنے لگ جانا بھی مزاحمت کا باعث ہو سکتا ہے۔

(ج) اصل امر اس مسئلہ میں جماعت کے ساتھ امام کی اتباع اور اقتداء کو اہمیت دینا ہے۔ اور پانچ وقتوں کی نماز مکتوبہ میں امام وقت کی اتباع اور نماز باجماعت ادا کرنا قوم مسلم کے لئے ادب اور احترام کا درس ہے جو سکھایا جاتا ہے۔ اور فوت شدہ نماز کے لئے حاضر الوقت کی نماز باجماعت کو ترک دینے میں منفرد کے لئے دو غلطیوں کا ارتکاب ہے۔ جیسے پے در پے دو دفعہ اختیار کیا جاتا ہے۔ فوت شدہ نماز میں جماعت اور وقت پر نماز کی ادائیگی اگر عمداً نہ ہو سکی۔ تو ایک غلطی یہ ہے اور دوسری غلطی یہ کہ جب ظہر کے بعد عصر کی جماعت ہونے لگی۔ تو امام کی اقتدا اور اتباع جو نہایت ضروری تھی۔ اسے اس فوت شدہ نماز کی ادائیگی کے باعث اپنے تئیں محروم کر لیا۔ حالانکہ انفرادیت کے بالمقابل اجتماعی صورت کو اختیار کرنا از روئے شریعت ایسا اہم اور ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ امام کی دوسری رکعت یا تیسری رکعت میں اگر کوئی مقتدی جماعت کے ساتھ ملے تو گو مقتدی کو اس کی پہلی رکعت میں بجائے قیام قعدہ کرنا اور دوسری رکعت میں بجائے قعدہ کے قیام کے لئے اٹھ کھڑا ہونا جائز نہیں۔ دوسری رکعت میں قعدہ کرے۔ تو جو مقتدی دوسری رکعت میں ملا ہے۔ اور اس نے صرف ایک ہی رکعت ادا کی ہے۔ اسے بھی حکم ہے۔ کہ وہ امام کی اتباع میں بجائے قیام کے امام کے ساتھ قعدہ کرے۔ اور جب امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو مقتدی جس نے دوسری رکعت پر قعدہ کرنا تھا۔ اسے حکم ہے کہ امام کی اتباع میں اپنے قعدہ کو ترک کر کے امام کی تیسری رکعت کے قیام میں شمولیت اختیار کر لے۔ اور اگر اس کی ایک یا دو یا تین رکعتیں مثلاً رہ گئی ہیں۔ تو امام کی اقتدا اسے فوت شدہ رکعتیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر لے۔ نہ یہ کہ فوت شدہ رکعتیں پہلے الگ ادا کر کے بعد میں امام کی اقتدا میں بقیہ نماز باجماعت ادا کرے۔ پس اگر انفرادی نماز کی فوت شدہ رکعتیں جو جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے رہ گئی ہیں۔ جس طرح وہ جماعت ہو جانے کے بعد ادا کر لی جاتی ہیں۔ اسی طرح فوت شدہ نماز کو بھی اقامت والی حاضر الوقت نماز کو امام کی اقتدا میں باجماعت ادا کر لینے کے بعد ادا کر لیا جائے۔ اور اس طرح فوت شدہ نماز کا مسئلہ فوت شدہ رکعات کے مسئلہ سے بخوبی حل ہو جاتا ہے اور سمجھنے والے کیلئے آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے واللہ اعلم بالصواب وعلمہ احکم وفصل الخطاب

افشاءُ السَّلام یعنی سلام کا پھیلانا

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ افشوا السلام (صحیح مسلم) کہ اے مسلمانوں سلام کو پھیلاؤ۔ بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ طریق تھا۔ کہ اگر بچوں کے پاس سے بھی گزرتے تو السلام علیکم کہتے۔ اور آنجناب کی یہ ہدایت ہے۔ کہ سلام کو خوب پھیلایا جائے حتیٰ کہ اگر دو بھائی ملتے ہیں اور باہمی السلام علیکم ہوتی ہے۔ اور اس عرصہ میں ان کے درمیان کوئی چیز درخت وغیرہ حائل ہو جائے۔ اور پھر ان کی ملاقات ہو گئی ہے۔ تو دوبارہ السلام علیکم کریں۔ اور السلام علیکم سے ملال میں نہ پڑیں۔ ایک صحابی کے متعلق آیا ہے۔ کہ وہ مسجد سے واپسی پر اپنے گھر کو بجائے چھوٹا راستہ اختیار کرنے کے لمبا راستہ اختیار کرتے۔ کسی نے دریافت کیا تو فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیلانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور میرے گھر کو دو راستے جاتے ہیں۔ ایک راستہ چھوٹا ہے مگر اس راستے پر مجھے کوئی نہیں ملتا۔ اور دوسرا راستہ گو لمبا ہے۔ مگر اس میں مجھے بہت لوگ ملتے ہیں۔ اور میں دائیں اور بائیں السلام علیکم کہتا جاتا ہوں۔ اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

سبحان اللہ کیسی پاکیزہ روح تھی جو صحابہ کرام میں کام کرتی تھی۔ اس وقت کئی ایسے احکام ہیں جو نظر انداز کئے جا رہے ہیں۔ اور ان میں سے ایک السلام علیکم سے متعلقہ حکم بھی ہے۔ اول تو سلام کہنے اور سلام پھیلانے کی لوگوں کو عادت نہیں۔ دوم۔ بعض لوگ جو سلام کرتے بھی ہیں تو مسنون سلام کی بجائے ہاتھوں سے ہی وہ حکم پورا کر دیا جاتا ہے۔ گویا السلام علیکم کہنے میں یا جواب دینے میں وہ شرم محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد افشوا السلام (حدیث) کے ماتحت سلام کو خوب رواج دیں۔ احمدی احباب کو تو اس میں خاص حصہ لینا چاہیئے۔

مسماۃ رحمت بی بی کے ورثا کا پتہ مطلوب ہے

ایک عورت مسماۃ رحمت بی بی بنت اسمٰعیل خان ساکن سمرا پنڈال متصل گگو مال تھانہ رملاس تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر گاؤں خالی ہونے کے وقت اپنی رشتہ داروں سے بچھڑ گئی تھی۔ اب قادیان میں پہنچی ہے۔ اس کے خاوند کا نام و سابقہ پتہ یہ ہے۔ محمد شفیع ولد سردار خان سکنہ کھوکھر متصل لودھی ننگل ضلع گورداسپور اس عورت کے بھائیوں کے نام یہ ہیں (۱) عبد الغنی (۲) محمد شفیع (۳) احمد دین اور اس کے چچا کا نام امام الدین ہے ماموں کا نام سردار احمد خان ہے۔ جو موضع کھوکھر کے ہی ہیں۔ ماموں اور بھائی غلام محمد ولد برکت لاہور شہر کے قریب ہی موضع جیو موسے میں رہتے ہیں۔ سو اس عورت کے رشتہ داروں یا گاؤں والوں میں سے کوئی اس اعلان کو پڑھے

گاندھی جی کے برت اور قتل کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا

آج سے تقریباً اڑھائی سال قبل کا ایک خواب

از مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب آصف

نوٹ:۔ ہم مکرم دوست محمد صاحب شمس کے ممنون ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے اس خواب اور اس کے حرف بحرف پورا ہو جانے کی طرف توجہ دلائی (ادارہ)

گاندھی جی کی موت اور ان کا آخری روزہ دو نہایت ہی اہم واقعات ہیں۔ جو تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گے روزہ اس لحاظ سے کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے متعلق تھا اور موت اس لحاظ سے کہ وہ ایک ہندو کے ہاتھ سے مارے گئے ان دو واقعات کے متعلق حضور کی ایک مفصل خواب ہے جو الفضل گیارہ اگست ۱۹۴۵ء میں چھپ چکی ہے۔ جو حسب ذیل ہے

"دیکھا کہ ایک جگہ مسٹر گاندھی ہیں اور اخباروں کے نمائندے ان سے انٹرویو کے لئے جا رہے ہیں اور ایک الگ جگہ پر جہاں عام طور پر لوگوں کو جانے کی اجازت نہیں۔ وہ ان لوگوں سے مل رہے ہیں میں نے پہرہ داروں میں سے ایک صاحب جن کا نام محمد اسحٰق ہے سے کہا کہ جاؤ اور اس قسم کا انتظام کرو۔ کہ میں بھی وہاں اس طرح جا سکوں کہ کسی کو میرا علم نہ ہو۔ محمد اسحٰق نے تھوڑی دیر میں آ کر کہا کہ میں نے انتظام کر دیا ہے آپ چلے جائیں۔ میں ایک بند کمرہ میں سے ہو کر اس جگہ گیا ہوں۔ جہاں مسٹر گاندھی ہیں راستہ میں کچھ پہرہ دار ہیں۔ ان میں سے ایک نے مجھے روکا لیکن محمد اسحٰق نے انہیں یہ کہکر ہٹا دیا کہ ان کے لئے اجازت لی ہوئی ہے۔ اس کے بعد میں اندر داخل ہوا یہ ایک صحن ہے۔ اس میں گاندھی جی تکیہ کا سہارا لگائے اپنے معروف لباس میں مغرب کی طرف منہ کرکے بیٹھے ہیں۔ سامنے ایک صف اخباری نمائندوں کی ہے۔ میں ان میں جا کر بیٹھ گیا۔ مگر میرے بیٹھتے ہی وہ لوگ اٹھ کر مجھ سے مصافحہ کرنے لگ گئے اور میں خواب میں حیران ہوں کہ میں تو پوشیدہ آیا تھا پھر یہ لوگ مجھ سے اٹھ کر کیوں مصافحہ کرنے لگ گئے۔ جب سب اخباری نمائندے مجھ سے مصافحہ کر چکے۔ تو ایک شخص اٹھا اور اس نے بھی مصافحہ کیا۔ مگر ساتھ ساتھ ایک طویل گفتگو شروع کر دی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ دیوانہ ہے۔ اس سے کسی طرح پیچھا چھڑانا چاہیئے۔ آخر سوچ کر میں نے اس سے کہا۔ کہ یہ تو گاندھی جی کی ملاقات کا وقت ہے ان سے بات کرو۔ اس پر وہ مجھے چھوڑ کر گاندھی جی کی طرف مخاطب ہوا۔ اور بات کرتے کرتے ان پر جھکتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس کے دباؤ کی وجہ سے گاندھی جی ایسی حالت میں ہو گئے۔ کہ گویا لیٹے ہوئے ہیں وہ ان کے اوپر دراز ہو گیا اور اپنی بات جاری رکھی۔ میں حیران ہوں۔ کہ ان کے ملاقاتی ان کو چھڑاتے کیوں نہیں۔ اسی حالت میں گاندھی جی نے انگلیاں ہلانی شروع کیں۔ جیسے کہ کوئی شخص دل میں باتیں کرتے ہوئے انگلیاں ہلاتا ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ اس طرح اس سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں"

حضور نے اس کی تعبیر یہ بیان فرمائی کہ "غالباً گاندھی جی اپنے قدیم طریق کے مطابق کوئی ایسا قدم اٹھانے والے ہوں گے۔ جو شور پیدا کرنے والا ہو گا۔ تبھی اخباری نمائندوں کا اجتماع دیکھا...... اور میرے وہاں جانے کی تعبیر بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ان کے اس اقدام کا اثر مسلمانوں پر بھی پڑے گا۔ پاگل کا ان پر بوجھ ڈالنا بتاتا ہے کہ ان پر کوئی مخالف اثر ڈالنے کی کوشش کی جائے گی"۔

(الفضل ۱۱ر اگست ۱۹۴۵ء)

الفضل ۲۰ر اگست ۱۹۴۵ء میں اس رویا کے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

گاندھی جی کے جائے قیام سیواگرام سے ۱۵ر اگست کو اخبارات کے نام جو خبر بھیجی گئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ

"گاندھی جی نے آج ہریجن کے کارکنوں کے ساتھ بات چیت کے دوران میں اشارۃً اسباب کا ذکر کیا ہے کہ وہ برت رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ گاندھی جی نے یہ نہیں بتایا کہ وہ اپنا مجوزہ برت کب رکھیں گے گاندھی جی کے الفاظ یہ تھے کہ میری قسمت میں ایک اور برت کے امتحان میں سے گذرنا لکھا ہے۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ برت کب رکھوں گا۔ اور اس کا مقصد کیا ہو گا"۔

جیسا کہ اس مضمون کے شروع میں لکھا گیا ہے کہ گاندھی جی کا آخری روزہ اور ان کی موت دو اہم واقعات ہیں۔ اور خواب کی تعبیر کے بھی دو حصے ہیں ایک حصہ تو یہ ہے کہ گاندھی جی اپنے قدیم طریق کے مطابق کوئی ایسا قدم اٹھائیں گے۔ جو شور پیدا کرنے والا ہو گا۔ اور ان کے اس اقدام کا اثر مسلمانوں پر بھی پڑے گا۔ گاندھی جی نے ۱۱ر اگست ۱۹۴۵ء کے بعد دو برت رکھے ہیں۔ ایک کلکتہ میں اور ایک دہلی میں۔ کلکتہ کے برت پر نہ کوئی شور پیدا ہوا۔ اور نہ ہی وہ اتنی اہمیت رکھتا تھا۔ جتنی اہمیت کہ دہلی میں رکھنے والے برت کی تھی۔ اس آخری برت کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چند خبریں پڑھیں۔

—— دہلی ۱۲ر جنوری مسٹر گاندھی نے آج شام پرارتھنا کے بعد بتایا کہ ہندو مسلم اتحاد کی خاطر میرا ارادہ کل سے برت رکھنے کا ہے اور جب تک کوئی بہتر صورت پیدا نہ ہوگی میں برت نہ توڑوں گا۔ (ا۔پ)

—— نئی دہلی ۱۳ر جنوری ہندو مسلم اتحاد کی خاطر جس برت کے رکھنے کا اعلان گاندھی جی نے کل کیا۔ آج صبح ۱۱ بجے سے آپ نے وہ برت شروع کر دیا ہے...... گاندھی جی کا یہ برت اس نوعیت کا پندرھواں برت ہے (ا۔پ)

—— نئی دہلی ۱۳ر جنوری۔ دہلی میں صوبائی کانگریس کی مجلس عاملہ نے کل ایک قرارداد میں گاندھی جی کے برت پر سخت تشویش کا اظہار کیا۔ (ا۔پ)

—— دہلی ۱۴ر جنوری۔ برلا ہوس میں مسٹر گاندھی پنڈت نہرو۔ سردار پٹیل اور مولانا آزاد کی ایک مشترکہ میٹنگ کے بعد ۳۰ کے قریب غیر مسلم پناہ گزین گیٹ پر جمع ہو کر یہ نعرے لگانے لگے کہ "گاندھی کو مرنے دو" (ا۔پ)

—— لندن ۱۴ر جنوری۔ کل جونہی گاندھی جی کے برت کی خبر یہاں موصول ہوئی۔ دو ہوٹلوں کے ہندوستانی مالکوں نے اس اقدام کے احترام میں دن کے باقی حصے کے لئے فوراً اپنے ہوٹل بند کر دیے۔ اس طرح بہت سے ہندوستانیوں نے اپنے مجلسی اور پبلک مشغلوں کے پروگرام ترک کر دیے (رائٹر)

—— کلکتہ ۱۴ر جنوری آج مغربی بنگال میں اسمبلی میں متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس میں ذکر کیا گیا کہ گاندھی جی کے اس اقدام سے عوام پر ایک زبردست ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور وہ امن بحال کرنے کے متعلق ہے۔ (ا۔پ)

—— مدراس ۱۵ر جنوری۔ انڈین یونین مسلم لیگ کے کنوینر ایم محمد اسمٰعیل صاحب نے گاندھی جی کے برت کے متعلق پریس کو بیان دیتے ہوئے عام لوگوں سے بالعموم اور مسلمانوں سے بالخصوص اپیل کی ہے کہ وہ مختلف قوموں کے درمیان خوشگوار تعلقات کے قیام میں سر توڑ کوشش کریں (ا۔پ)

—— ۱۵ر جنوری حیدرآباد کے وزیر اعظم مسٹر لائق علی خاں نے گاندھی جی کے نام ایک تار ارسال کیا ہے جس میں آپ کے برت رکھنے پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ (ا۔پ)

—— ۱۵ر جنوری۔ نواب صاحب بھوپال نے ایک تار کے ذریعہ گاندھی جی سے درخواست کی ہے کہ وہ برت رکھ کر اپنی زندگی کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔ کیونکہ آپ اپنی ہر دلعزیزی کی بدولت جان کو خطرے میں ڈالے بغیر بھی اس کام کو بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں۔

اگر ہمیں طوالت کا خوف نہ ہوتا تو تمام اخبارں کے ایڈیٹوریل نوٹس کے اقتباسات یہ ثابت کرنے کے لئے درج کئے جاتے کہ اس برت پر کتنا شور تھا۔ اخبار بین حقیقت یہ جانتا ہے کہ گاندھی جی کے اس روزہ پر بہت شور اٹھا اور سب حکومتیں گاندھی جی کو بچانے کی آوازیں اٹھانے لگیں۔ مسلمانوں کے جلسوں میں دعائیں کی گئیں۔ جلسے کئے گئے اور گاندھی جی کو مسلمانوں سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے تاریں دی گئیں کہ ہم ایک دوسرے کی حفاظت کریں گے...... گاندھی جی کے اس روزہ کے دو اثر ہوئے۔ ایک تو اس کی وجہ سے بہت شور پیدا ہوا۔ اور دوسرے اس اقدام کا اثر مسلمانوں پر بھی پڑا۔ جس کا ذکر پیشگوئی میں ہے۔ اور اس اثر کا ثبوت مندرجہ ذیل شرائط ہیں جو گاندھی جی نے برت توڑنے کے لئے پیش کیں۔

۱۔ تھوڑے دنوں میں ہی حضرت قطب الدین بختیار کاکی کا عرس ہونے والا ہے۔ اس عرس کو منانے دیا جائے۔

۲۔ جن مسجدوں پر قبضہ کرکے مندروں میں تبدیل کر لیا گیا ہے۔ انہیں واپس کیا جائے

۳۔ دلی شہر میں مسلمانوں کی حفاظت کا یقین دلایا جائے

۴۔ جو مسلمان پاکستان میں چلے گئے ہیں۔ اگر وہ واپس آنا چاہیں۔ تو انہیں آنے دیا جائے۔ اور ان کے دوبارہ آباد ہونے میں کوئی مزاحمت نہ کی جائے

۵۔ ریلوں میں سفر کرنے والے مسلمانوں کی جان ومال کی حفاظت کا یقین دلایا جائے

۶۔ مسلمانوں کا کوئی معاشرتی بائیکاٹ نہ کیا جائے

۷۔ مسلمان جس محلہ میں رہنا چاہیں۔ انہیں رہنے کی اجازت دی جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواب کا پہلا حصہ گاندھی جی کے اس مشہور اور آخری برت کے متعلق تھا۔ جس پر بہت شور اٹھا اور اس برت کا مسلمانوں پر بھی اثر پڑا۔ الحمد للہ کہ خواب کا یہ حصہ کیسی صفائی سے پورا ہوا۔

خواب کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ ایک دیوانہ...... گاندھی جی کی طرف مخاطب ہوا اور بات کرتے کرتے ان پر جھکتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس کے دباؤ کی وجہ سے گاندھی جی ایسی حالت میں ہو گئے۔ کہ گویا لیٹے ہوئے ہیں۔ وہ ان کے اوپر دراز ہو گیا اور اپنی بات جاری رکھی۔ میں حیران ہوں کہ ان کے ملاقاتی ان کو چھڑاتے کیوں نہیں"

ساری خواب میں ایک شاندار ترتیب ہے وہ یہ کہ گاندھی جی ایک ایسا قدم اٹھائیں گے۔ جو بہت شور پیدا کرنے والا ہو گا۔ اور اس اقدام کا اثر مسلمانوں پر بھی پڑے گا۔ اس کے بعد دوسرا واقعہ یہ ہو گا کہ ایک دیوانہ گاندھی جی پر جھک جائیگا۔ اور وہ اس کے دباؤ کی وجہ سے لیٹ جائیں گے اور ان کے ملاقاتی ان کو اس دیوانہ کے ہاتھوں سے چھڑا نہیں سکیں گے

پہلا حصہ تو گاندھی جی کے برت کے متعلق تھا اور اب بغیر کسی مزید غور کے دیوانہ کے لفظ سے ہی ہم اس نتیجہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ یہ وہی دیوانہ ہے۔ جس نے کہ گاندھی جی پر پستول کے فائر کئے اور وہ گرتا چلا گیا یہاں

تک کہ گاندھی جی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ تو دوسرے حصہ میں ایک دیوانہ کے ہاتھ سے گاندھی جی کے مرنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ خواب کے دوسرے حصہ کو اور گاندھی جی کے قتل کو مقابلہ کر کے پڑھیں۔ اور ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح لفظ بلفظ یہ حصہ بھی نہایت صفائی سے پورا ہو گیا۔

خواب کا کچھ حصہ

ایک صحن ہے۔ اس میں گاندھی جی تکیہ کا سہارا لگائے ہوئے اپنے معروف لباس میں مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہیں.... ایک شخص جو دیوانہ ہے۔ وہ گاندھی جی کی طرف مخاطب ہوا اور بات کرتے کرتے ان پر جھکتا چلا گیا یہاں تک کہ اسکے دباؤ کی وجہ سے گاندھی جی ایسی حالت میں ہو گئے۔ کہ گویا لیٹے ہوئے ہیں

خبر

نئی دہلی ۳۰ جنوری آج مغرب کے وقت پرارتھنا کے سلئے گاندھی جی برلاس ہاوس سے پانچ بجے باہر تشریف لائے۔ آپ اپنی دونوں پوتیوں کے کاندھوں پر سہارا لئے چل رہے تھے۔ جب آپ سٹیج کے قریب پہنچے .... تو ۳۰ - ۳۵ سال کی عمر کے ایک شخص نے بھیڑ میں سے صرف دو گز کے فاصلہ سے پستول کے چار فائر کئے گولی گاندھی جی کے پیٹ میں لگی اور آپ اسی وقت بے ہوش ہو گئے یہ حادثہ اس قدر اچانک طور پر پیش آیا۔ کہ لوگوں کو یہ احساس ہی نہ ہو سکا کہ کیا ہو گذرا ہے .... گاندھی جی کو فورا برلا ہاوس کے اندر پہنچا دیا گیا۔ اور پانچ بجکر چالیس منٹ پر گاندھی جی فوت ہو گئے۔ واپ اس قاتل کے متعلق سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ۳۰ جنوری کو ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔

قاتل ایک دیوانہ تھا

مندرجہ بالا پیشگوئی میں یہ ذکر ہے (۱) کہ گاندھی جی مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہیں۔ اسی طرح آپ کی موت کے واقعہ میں یہ ذکر ہے کہ مغرب کے وقت گاندھی جی پرارتھنا کے لئے تشریف لائے

(۲) خواب میں یہ ذکر ہے کہ گاندھی جی تکیہ کا سہارا لگائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح خبر میں یہ ذکر ہے۔ کہ آپ اپنی دونوں پوتیوں کے کاندھوں پر سہارا لئے چل رہے تھے۔

(۳) پیشگوئی میں بیان کیا گیا تھا کہ ایک شخص جو دیوانہ ہے۔ وہ گاندھی جی پر جھکتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس کے دباؤ کی وجہ سے گاندھی جی ایسی حالت میں ہو گئے کہ گویا لیٹے ہوئے ہیں۔ اور یہ پیشگوئی یوں پوری ہوئی کہ ایک شخص جس کو دیوانہ کہا گیا ہے اس نے گاندھی جی پر لگاتار چار فائر کئے اور آپ پستول کی گولی کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

خواب میں جو دیکھا گیا کہ اس دیوانے نے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے طویل گفتگو شروع کر دی اور حضور کے دل میں خیال ہوا کہ یہ دیوانہ ہے۔ اس سے پیچھا چھڑانا چاہیے۔ صاف طور پر اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ گاندھی جی کا قاتل ایسے فریق سے تعلق رکھتا ہے۔ جو فریق مسلمانوں کو مٹانا چاہتا ہے اور وہ گویا حضور ایدہ سے طویل گفتگو اس لئے کر رہا ہے کہ وہ مسلمانوں کے نمائندہ ہیں۔ اور آپ سے اس بارہ میں جھگڑا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن حضور نے غیر محسوس طور پر اس کو گاندھی جی کی طرف متوجہ کرنے سے گویا اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ گاندھی جی بھی تو اس وقت مسلمانوں کو بچانے کی کوشش فرما رہے ہیں ان سے گفتگو کرنی چاہیئے اور انکی بات سننی چاہیئے۔ لیکن وہ اپنے ارادہ میں دیوانہ ہو رہا ہے بجائے گاندھی جی کی بات سننے کے ان کو دبا کر نیچے گرا لیتا ہے جس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی طرفداری کی وجہ سے گاندھی جی کو بھی مٹا دینا چاہتا ہے چنانچہ واقعہ میں ایسا ہی ہوا

عراق میں مسلمانان ہند کا اجتماع

عراق میں ہندوستانی مسلمانوں کی مجلس نے الاستاذ منیر الحصنی الدشقی کے اعزاز میں اپنے مرکز واقع محلہ الافردلی بغداد میں جمعرات کو بتاریخ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ) ایک عظیم الشان ٹی پارٹی دی۔ جس میں عراق کے ممتاز آدمیوں اور علماء و اکابر اور اخبار نویسوں کو مدعو کیا۔ آیات قرآنی کی تلاوت اور افتتاحی تقریر کے بعد معزز مہمان الاستاذ السید منیر نے تقریر کی جس میں مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ اور ہندوستان میں ہندو اور سکھ مسلمانوں سے جو سلوک کر رہے ہیں اور حکومت پاکستان اس سلسلہ میں جو کوشش کر رہی ہے اسے شرح و بسط سے بیان فرمایا۔ پھر وحدت اسلامی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی تاکہ عرب و عجم اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ان مہیب خطرات کا مقابلہ کریں۔ جو انہیں درپیش ہیں۔ خصوصاً ہندوستان کی طرف سے خطرہ ہے۔ جس کی طاقت و دولت کے علاوہ تیس کروڑ سے زیادہ تعداد ہے۔ آپ نے اسلام، مسلمانوں اور عرب کے متعلق ہندو کانگرس کے ارادوں کو تفصیل سے بیان کیا۔ جس سے پاکستان کی اہم پوزیشن واضح ہو گئی اور لوگوں کی توجہ مشرق ممالک اسلامیہ کی طرف منعطف ہوئی الاستاذ منیر الحصنی کی تقریر نہایت عمدہ اور جامع تھی۔

اس کے بعد چائے وغیرہ سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ جو مجلس کے حسن انتظام سے بہت خوش ہوئے اور مجلس کا شکریہ ادا کرنے کے بعد معزز مہمان سے رخصت ہوئے (جریدۃ الدفتر مورخہ ۲۶/۱/۴۸)

عہدیداران مال توجہ فرمائیں

اس سال ۱۶ ار اور ۱۷ ار تبلیغ کو چندہ عام اور حصہ آمد کی مدات میں کل -/۱۳۹۵ روپیہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں آیا ہے۔ لیکن انہی تاریخوں میں گذشتہ سال -/۶۸۰۵ روپیہ انہی مدات میں آیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہمارے عہدیداران مال اس سال اس شوق اور محنت سے کام نہیں کر رہے۔ جس شوق اور محنت سے وہ گذشتہ سال کام کر رہے تھے۔ ورنہ یہ کمی نہ ہوتی عہدیداران مال کو چاہیے کہ وہ اپنی جماعتوں میں چندوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور ساتھ کے ساتھ رقوم معہ تفصیل بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور بھجواتے رہیں۔ (نظارت بیت المال)

دعائے مغفرت

افسوس اخوند الطاف محمد خان صاحب جو پروفیسر اخوند عبدالقادر صاحب ایم اے بی ٹی وائس پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور کے چھوٹے بھائی تھے۔ ۱۶/۱۷ فروری کی درمیانی شب کو قریباً دس ماہ کی شدید و طویل علالت کے بعد عین عالم شباب یعنی ساڑھے چوبیس سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

احباب ازراہ کرم مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان خصوصاً ان کی والدہ محترمہ کے لئے صبر جمیل کی دعا فرماویں۔

ہم عملہ الفضل کی طرف سے اخوند پروفیسر عبدالقادر صاحب اور اس کے خاندان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی ہوں بے فائدہ ہیں

اللہ تعالےٰ نے انسان کو کئی طاقتیں دی ہیں۔ جن میں سے ایک طاقت عقل ہے اور ایک طاقت جذبات کی ہے۔ تمام انسانی کاموں میں عقل اور جذبات ساتھ ساتھ کام کرتے ہیں۔ اور جس کام میں ان میں سے کوئی چیز مفقود ہو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ اگر جذبات کو دنیا سے مٹا دیا جائے۔ تو خالی عقل کچھ بھی نہیں رہتی۔ مثلاً عقل اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کرتی کہ انسان اپنے مذہب کی کتاب پر بیٹھ جائے یا اسے گندے مقام پر رکھ دے یا اگر کوئی شخص اپنے والدین کی طرف پاؤں کر کے لیٹ جائے تو عقل اس پر کوئی اعتراض نہیں کرے گی۔ مگر جذبات ہاں ضرور معترض ہوں گے اور عقل سے صاف کہہ دیں گے کہ یہاں تمہارا دائرہ عمل ختم ہے اور ہمارا شروع ہوتا ہے۔ پس یہ دونوں جذبات اور عقل ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور جو بھی انہیں آگے پیچھے کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ ناکام رہے گا۔ اور اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکیگا۔ ہاں ایک مقام پر جا کر عقل ہٹ جایا کرتی ہے۔ اور وہ مقام توحید کامل کا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عقل کی ضرورت ہی وہاں نہیں رہتی بلکہ جذبات بہت کامل ہو جاتے ہیں اور عقل بھی ان میں شامل ہو جاتی ہے۔ یہ مقام عام انسانوں کو جنت میں جا کر حاصل ہوتا ہے۔ وہاں عقل کا کوئی کام نہیں بلکہ سب کچھ جذبات کے ماتحت ہوگا۔ اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہوگا۔ لیکن جن لوگوں کو اسی دنیا میں جنت حاصل ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے وہ جو کام بھی کرتے ہیں انکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور خاص کن کا مقام دیا جاتا ہے،،

(فرمودہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) عقل کہتی ہے کہ آج کل کے حالات اور گرانی اور ضروریات زندگی کے مد نظر مجھے اپنی آمد کا سلسلہ کے لئے کوئی بھی حصہ دینا مناسب نہیں۔ لیکن جذبات کہتے ہیں کہ خدا کا موعود خلیفہ کہتا ہے کہ نہ صرف اپنی آمد کا ۱/۱۶ یا ۱/۱۰ دو بلکہ اس مصیبت کے وقت میں زیادہ سے زیادہ کماؤ کم خرچ کرو اور زیادہ سے زیادہ چندہ دو اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آمد ہونی چاہیئے اس سے زیادہ جتنی اللہ تعالےٰ توفیق دے مجھے چاہیئے نہ صرف آمد کا نصف ہی دوں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ سلسلہ کو دیدوں اگر جذبات غالب آتے ہیں۔ اور ہمارا عمل جذبات کے ماتحت ہے تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ہماری جنت بھی ہمارا اپنی اسی دنیا میں حاصل ہو گئی اور اگر خدانخواستہ * عقل غالب ہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ آدم نے عقل سے کام لیا۔ اور جنت سے نکالا گیا تھا۔ کہیں ہمارا بھی وہی حشر نہ ہو بلکہ اس سے بھی بدتر۔ کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے (ناظر بیت المال)

داڑھی اور سر کے بال اسلامی ہوں تمام واقفین ہوشیار ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ تمام واقفین زندگی اپنے سر کے بال اس طرح رکھیں کہ سر کے کسی حصہ کے بال دوسرے حصہ کے بالوں سے چھوٹے بڑے بالکل نہ ہوں اور خواہ وہ سارے بال چھوٹے ہوں یا بڑے۔ لیکن یکساں ہوں داڑھی کے متعلق حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ ار فروری ۱۹۴۸ء میں فرمایا:۔ "خدام نوجوانوں کو سمجھائیں اور انصار بڑوں کو سمجھائیں اور یہ کوشش کی جائے کہ جو شخص داڑھی منڈاتا ہو وہ خشخشی رکھے۔ اور جو خشخشی رکھتا ہے وہ ایک انچ یا آدھا انچ بڑھائے اور پھر ترقی کرتے کرتے سب کی داڑھی حقیقی داڑھی ہو جائے۔

تمام واقفین زندگی سے عموماً اور منتخب شدہ واقفین زندگی کے لئے خصوصاً یہ امر قابل غور ہے کہ کیا وہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کر رہے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کے مطابق خود بھی عمل کریں۔ اور دوسروں کو بھی تلقین کریں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور)

مغربی پنجاب میں صنعت وحرفت کی ترقی

لاہور ۱۸ رفروری۔ محکمہ صنعت وحرفت مغربی پنجاب میں مصنوعات تیار کرنے والوں کے چیمبرز اور ایسوسی ایشن قائم کر رہا ہے۔ بیرونی ملکوں میں مال کی درآمد کرانے والوں کا رابطہ ۱۵ راگست ۱۹۴۷ء کے بعد ان سے قائم نہیں رہا تھا۔ اب محکمہ صنعت وحرفت اس سلسلے میں ان کی مدد کر رہا ہے۔ نیز مصنوعات کا معیار بلند کرنے کے سلسلے میں بھی ضروری تدابیر پر عمل کیا جا رہا ہے۔ کارخانہ داروں کو جدید ترین لائنوں پر مصنوعات تیار کرنے اور انہیں موزوں منڈیوں میں پہنچانے کے سلسلے میں ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ برآمد کے سلسلے میں اہم مصنوعات مثلاً کھیلوں کے سامان اور جراحی کے اوزاروں وغیرہ کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ (ا۔ پ)

گاندھی جی کی چپل

نئی دہلی ۱۸ رفروری۔ آج راج گھاٹ میں جبکہ حسب معمول پرارتھنا کے بھجن گائے جا رہے تھے پروفیسر نرملے سنگھ نہایت سنجیدہ صورت بنائے ایک رنگین کپڑے میں کوئی چیز لپیٹے کھڑے پائے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۳۰ رجنوری کو جب گاندھی جی کے گولی لگی۔ اور آپ گر پڑے تھے۔ تو آپ کی ایک چپل گم ہو گئی تھی۔ پروفیسر نرملے نے بیان کیا کہ وہ اس دن پرارتھنا میں موجود تھے۔ اور یہ چپل ان کو ملی تھا۔ اور وہ آج دینے آئے ہیں۔ (ا۔ پ)

گاندھی نیشنل میموریل فنڈ کیلئے عوام سے چندہ کی اپیل

نئی دہلی ۱۸ رفروری۔ صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے تمام صوبوں کے وزرائے اعظم صوبائی کانگرس کمیٹیوں کے پریذیڈنٹوں اور ایوان والیان ریاست کے صدر کے نام ایک گشتی مراسلہ بھیجا ہے۔ جسمیں ان سے "گاندھی نیشنل میموریل فنڈز" کے لئے چندہ جمع کرنے کی اپیل کی ہے۔ مراسلہ میں ہر شخص سے دس روز کی آمدن وصول کرنیکی ہدایت کی گئی ہے۔ (ا۔ پ)

انڈین یونین پاکستان کو کاغذ مہیا کریگی

کراچی ۱۸ رفروری اندازہ ہے کہ پاکستان میں علاوہ نیوز پرنٹ کے اٹھائیس ہزار ٹن سالانہ کاغذ کا خرچ ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان نے منظور کر لیا ہے کہ شملہ میں پریس پر جتنی مقدار کاغذ کی خرچ ہوتی تھی۔ وہ ساری کی ساری حکومت پاکستان کے سپرد کر دی جائے۔ لیکن رسل و رسائل کی دقتوں کی وجہ سے یہ کاغذ بھیجا نہیں جا سکا۔ اب یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ بذریعہ موٹر بس مشرقی پنجاب کی ملز سے پاکستان میں کاغذ پہنچایا جائے۔ ممالک غیر سے بھی کاغذ منگوانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ (ا۔ پ)

پاکستان کی مجلس دستور ساز

کراچی ۱۶ رفروری۔ آنریبل پریذیڈنٹ کی ہدایت کے بموجب پاکستان کی مجلس دستور ساز کراچی کے ایوان قانون ساز میں دستور ساز جماعت کی حیثیت سے ۲۴ اور ۲۵ رفروری کو اجلاس کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۲ رفروری کو اور پھر ۲۶ رفروری سے ۱۲ مارچ تک مجلس دستور ساز وفاقی مجلس قانون ساز کی حیثیت سے اجلاس کرے گی۔

دکن کی ریاستوں کا بمبئی سے الحاق

نئی دہلی ۱۸ رفروری۔ دکن کی مختلف ریاستوں کے راجاؤں کا ایک اجلاس کل بمبئی میں منعقد ہو گا جس میں ان ریاستوں کو صوبہ بمبئی میں شامل کرنے کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔ مسٹر جی۔ بی کھیر وزیر اعظم بمبئی صدارت کرینگے۔ ایک بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ کارروائی عوام کی خواہش اور راجاؤں کی مرضی سے کی جا رہی ہے۔ ان ۱۶ چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا مجموعی رقبہ ۷۸۰۲ میل اور آبادی ۱۲۹۰ ۱ کروڑ ہے۔ (ا۔ پ)

خوراک کا راشن بڑھایا نہیں جاسکتا

صوبہ مدراس میں خوراک کی شدید کمی

وزیر خوراک ڈاکٹر ایس۔ ایس راؤ نے مدراس اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ حالات میں خوراک کے راشن کو ۸۔ اونس سے بڑھا دینے کی کسی تجویز پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ بے شک دوسرے صوبوں کے مقابلہ میں یہ مقدار بہت کم ہے۔ لیکن ہمارے صوبہ کی غذائی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ کنٹرول کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ جن علاقوں میں تا حال کنٹرول قائم ہے۔ وہاں چور بازار کو بند کرنے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں گے۔ (ا۔ پ)

مریخ کے حالات معلوم کرنیکی کوشش

لنڈن ۱۸ رفروری۔ چونکہ اس وقت مریخ زیادہ نزدیک اور زیادہ روشن ہے۔ اور خیال ہے۔ کہ اگلے سال میں یہ حالت نہیں رہے گی۔ اس لئے اس بات کو معلوم کرنے کے لئے کہ آیا مریخ میں زندگی ہے یا نہیں۔ ۸۲ انچ کی دوربین جو حال ہی میں تیار ہوئی ہے۔ اس کام کے لئے استعمال کی جا رہی ہے۔ خیال ہے کہ اس سے نہروں اور پہاڑوں کے حالات کا آسانی سے اندازہ ہو سکے گا۔ اس کی طاقت پرانی دوربینوں سے ایک ہزار گنا زیادہ ہے۔

مشرقی پنجاب اسمبلی کی مشاورتی کونسل

لاہور ۱۸ رفروری۔ مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی کی مشاورتی کونسل کا ایک اہم اجلاس ۲۵ رفروری کو منعقد ہو گا۔ جسمیں بعض اہم امور زیر بحث لائے جائینگے۔ (ا۔ پ)

—— نئی دہلی ۱۸ رفروری۔ آج عاملہ کانگرس کے ارکان ڈاکٹر راجندر پرشاد کی رہائش گاہ پر جمع ہوئے۔ (ا۔ پ)

برطانیہ کی فلسطینی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی

لنڈن ۱۸ رفروری۔ بیت المقدس یا اقوام متحدہ کی اسکیم کے کسی حصہ کے متعلق حکومت برطانیہ کی فلسطینی پالیسی میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔ لنڈن کی پالیسی وہی ہے۔ جس کی تشکیل لنڈن میں ہوئی۔ اور جس کا اظہار لیک سکسس میں کیا گیا۔ یہ خبر بیت المقدس سے آمدہ اطلاعات کی بنا پر کہا گیا۔ جن میں ایک اطلاع کے الفاظ میں کہا گیا۔ کہ اسباب کا امکان ہے۔ کہ برطانوی فوجیں عارضی طور پر مقدس شہر کے لئے جیسا کہ اقوام متحدہ کے قانونی مسودہ میں درج ہے۔ بین الاقوامی حفاظتی فوج کی شکل اختیار کر لینگی"

سنگھ کے اہم مقامات قانونی زد میں

شملہ ۱۸ رفروری۔ گورنر حکومت مشرقی پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے دفاتر واقع رکھا کلاں اور نواں شہر ضلع جالندھر اور سپلائی سٹورز جو امرتسر میں ہیں۔ اور ضلع لدھیانہ کے دس مقامات پر راشٹریہ سیوک سنگھ کے خلاف قانون ہونے کی وجہ سے انڈین کریمنل لا امنڈمنٹ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

پونچھ کے محاذ پر آزاد فوجوں کا نقصان

حکومت ہند کا اعلان

نئی ۱۸ رفروری۔ حکومت ہند کی وزارت دفاع کا اعلان مظہر ہے۔ کہ ۱۶ رفروری کو پونچھ کے شمال مغرب میں تین مقامات پر حملہ کرنے کے نتیجہ میں دشمن کے بہت سے سپاہی مارے گئے۔ اسکے علاوہ اور کئی مقامات پر بھی دشمن کو شدید نقصان پہنچایا۔ مقتولین کی لاشوں میں دو دو افسر بھی تھے۔ جن کے کندھوں پر نشانات لگے ہوئے تھے۔ ان معرکوں میں ہمارے دو آدمی مقتول اور بارہ زخمی ہوئے۔ حملہ آوروں نے ایک چوکی پر جو ابھی فتح ہوئی ہے ناکام حملہ کیا

عورتوں کی بازیابی کے سلسلہ میں نشری مکالمہ

نئی دہلی۔ ۱۸ رفروری۔ راجکماری امرت کور وزیر صحت اور مسز رمیشوری نہرو اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کا ہفتہ منانے کے سلسلہ میں نشر گاہ دہلی سے کل ۹½ بجے شام مکالمہ نشر کریںگی۔ (ا۔ پ)

ڈپٹی کمشنران مغربی پنجاب کا اجلاس

لاہور ۱۸ رفروری۔ مغربی پنجاب کے ڈپٹی کمشنروں کا اجلاس کل سے گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد ہونا شروع ہوا ہے۔ اجلاس میں پناہ گزینوں کی بحالی اور آبادکاری کے مسائل کو زیر بحث لایا گیا۔ آئندہ اجلاس جمعرات کو ہو گا۔ (ا۔ پ)

ملکی صنعت کو ترقی دینے کے اہم اقدامات

لاہور ۱۸ رفروری۔ حکومت مغربی پنجاب کا محکمہ صنعت وحرفت صوبہ کے تاجروں اور صناعوں کو چیمبرز اور ایسوسی ایشنوں کی صورت میں منظم کرنیکی کوشش کر رہا ہے۔ تاکہ بیرونی ممالک سے برآمد کے سلسلہ کو جو اگست کے بعد سے منقطع ہو چکا ہے۔ دوبارہ قائم کیا جائے۔ محکمہ یہ بھی کوشش کر رہا ہے۔ کہ ایسی ایجنسیاں قائم کی جائیں۔ اور ہو سکے تو ان کو مالی امداد بھی دی جائے۔ (ا۔ پ)

شادی کی خواہش

لنڈن ۱۸ رفروری۔ اسکاٹ لینڈ کے دو جڑواں بھائی جو حال ہی میں نیوزی لینڈ جا کر آباد ہوئے ہیں شادی کے متعلق فطری جذبات رکھتے ہیں۔ وہ دو جڑواں بہنوں کو اپنی بیویاں بنانا چاہتے ہیں۔ اس اطلاع کو سننے پر نیوزی لینڈ کی جڑواں لڑکیوں کی ماؤں نے ان سے مراسلت شروع کر دی ہے۔ اور یہ دو بھائی مسرور ہیں۔ کہ وہ ایک [illegible] کہتا ہے۔ کہ "ہم شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ہمیں ابتک ایسی دو عورتیں نہیں ملیں۔ جو [illegible] کے ساتھ رہ سکیں۔ اسلئے ہمیں خیال ہوا۔ کہ جڑواں بہنیں ہی اس ضرورت کو پورا کردیگی"

قضیہ فلسطین امن کونسل میں

لنڈن ۱۸ رفروری۔ صدر امن کونسل نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۴ رفروری کو قضیہ فلسطین امن کونسل میں پیش کیا جائے گا۔ تاخیر کی وجہ بعض حکومتوں کے مطالبہ کی وجہ سے ہوئی۔ کہ فلسطینی کمیشن کی رپورٹ پر غور وخوض کرنے کا موقع دیا جائے۔ فلسطینی کمیشن کے صدر ڈاکٹر کیرل لسکی نے ایک بیان میں امید ظاہر کی ہے۔ کہ چار سینئر افسر اور دو سیکرٹری جلد یروشلم روانہ ہو جائینگے۔ (رائٹر)

حیدرآباد کے آئینی مشیر کی آمد

کراچی ۱۸ رفروری سر والٹر مانکٹن جو نظام کے آئینی مشیر ہیں۔ اہلیہ کی معیت میں آج بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ گئے۔ آپ مارچ کے پہلے ہفتہ میں واپس برطانیہ جانے سے قبل حیدرآباد جائینگے اور امید ہے دہلی بھی جائینگے۔

انڈین والنٹیر بریگیڈ کے چھ کارکنوں کو سزائے موت

کلکتہ ۱۸ رجنوری۔ انڈین والنٹیر بریگیڈ کے کارکنوں کو بم پھینکنے کے الزام میں ڈچ ٹریبونل نے موت کی سزا دی ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے انڈونیشی یوتھ فیڈریشن نے ایسٹ یوتھ کانفرنس میں (جو کلکتہ میں ہو رہی ہے) شرکت والے انڈونیشی وفد کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے جس میں کانفرنس سے ٹریبونل کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کرنے کی درخواست کی ہے۔ (ا۔ پ)

نظام کبنٹ سے کانگرسیوں کا اخراج

حیدرآباد ۱۸ رفروری۔ نظام دکن نے وزیر زراعت مسٹر رام چاری کا استعفیٰ منظور کر دیا جو نظام کبنٹ کا آخری کانگرسی ممبر تھا۔ اس نے استعفیٰ اوائل جنوری میں پیش کر دیا تھا۔ (ا۔ پ)

سبزی کے ٹوکرے میں بم

۱۲ آدمی ہلاک اور ۳۰ زخمی ہو گئے

بیت المقدس ۱۸ رفروری۔ ایک بم پھٹنے کی وجہ سے ۱۲ عرب ہلاک اور تیس کے قریب زخمی ہو گئے۔ تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے۔ کہ ایک یہودی عربی لباس میں ملبوس تھا۔ ایک خطرناک قسم کا بم سبزی کے ٹوکرے میں رکھ کر بیت المقدس سے دس میل دور رملہ کی سبزی منڈی میں لے گیا۔ اس کے پھٹنے سے شدید نقصان ہوا۔ (رائٹر)

کافی پر سے کنٹرول ہٹا دیا گیا

نئی دہلی۔ آہستہ آہستہ کنٹرول کو ختم کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں آج کافی پر سے کنٹرول ہٹا لیا گیا ہے۔ (ا۔ پ)

آصف جاہی جھنڈے کی عزت کو بہر صورت برقرار رکھا جائیگا

صدر مجلس اتحاد المسلمین کا اعلان

حیدرآباد ۱۸ ؍ فروری:۔ سید قاسم رضوی پریذیڈنٹ مجلس اتحاد المسلمین نے ایک بہت بڑے مجمع میں ہندوستانی ایجنٹ جنرل مسٹر کے ایم منشی کی ریاست کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرنے پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر منشی کو چاہیئے۔ کہ اپنی نقل و حرکت کو ٹریڈ ایجنٹ ہونے کی حیثیت تک ہی محدود رکھیں۔ لیکن اگر وہ اپنے آپ کو ڈپلومیٹک ایجنٹ کہلانے کے مشتاق ہیں تو ان کو ڈپلومیسی کے طریقوں اور آداب کو ہر دم ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ مسٹر رضوی نے کہا۔ کہ مسٹر منشی جس ملک اور حکومت کی نمائندگی کر رہے ہیں خود اپنی حدود سے تجاوز کر کے اس کے وقار کو گرا رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ مسٹر منشی ایجنٹ جنرل کے فرائض ادا نہیں کر رہے۔ بلکہ حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کے صدر کا کام سر انجام دے رہے ہیں یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے کہ آج کل کانگرس کے اجلاس مسٹر منشی کے گھر پر ہوتے ہیں۔ اور کانگرسی کارکنوں کو وہاں سے ہی ہدایات دی جاتی ہیں۔ مسٹر رضوی نے کہا۔ کہ ہندوستانی گورنمنٹ نے ریاست حیدرآباد میں ایک مہاسبھائی کو ایجنٹ جنرل مقرر کر کے عہد نامہ سکوت کی اصل غرض کو توڑنا چاہا ہے۔ گورنمنٹ ہند کو چاہیئے کہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے۔ ورنہ اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری اس پر ہوگی۔ آپ نے حکومت حیدرآباد کو مشورہ دیا کہ وہ عہد نامہ پر لکیر پھیر دے۔ نیز نتائج کی تمام ذمہ داری لیتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوگا۔ میں سمجھ لوں گا۔ میں ریاست کے وقار اور آصف جاہی جھنڈے کی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے ہر قسم کے منصوبہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اخیر میں آپ نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ ہر ناگہانی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار رہیں۔ (ا ۔ پ)

اہل حرفہ اور کمیوں کے لئے زمینیں

لاہور ۱۸ ؍ فروری:۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے پناہ گزینوں کی زمینوں پر آبادکاری کے سلسلے میں اہل حرفہ اور "کمیوں" کا بھی خیال رکھا ہے۔ انہیں ہر ایک گاؤں میں ضروری تعداد میں آباد کیا جا رہا ہے۔ ان لوگوں کا ذریعہ معاش بالواسطہ طور پر زمین ہی ہے۔ بعض نو آبادیوں میں ان کو دو ایکڑ فی کنبہ کے حساب سے زمین بھی دی جا رہی ہے۔ زمین اس صورت میں دی جاتی ہے۔ جب یہ معلوم ہو کہ اس کے بغیر ان کی آبادی ممکن نہیں۔ (ا ۔ پ)

ایک ارب دس کروڑ گز کپڑا

لاہور ۱۸ ؍ فروری:۔ مغربی پنجاب میں سوتی کپڑے کی چار ملیں ہیں۔ جن میں سوت کے سالانہ خرچ کا اندازہ ۹۰۰۰۵۸۳۰ پونڈ کا ہے۔ تین ملوں میں مشینی کھڈیوں کے ذریعہ ۵۲۴۶۲۵۰۰ گز کپڑا سالانہ تیار ہو سکتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہے۔ کہ کارخانے دن میں آٹھ گھنٹے کام کریں۔ خانیوال کا کارخانہ بھی جلد ہی جاری ہو جائے گا۔

کپڑے کی ضروریات کے متعلق جو کمیٹی قائم کی گئی تھی اس کی رپورٹ ہے کہ مغربی پنجاب میں سال بھر میں ایک ارب دس کروڑ گز کپڑا درکار ہوتا ہے۔ اس ضرورت کی تکمیل کے لئے آٹھ نئی ملوں کی ضرورت ہے۔ ان میں سے پانچ میں سوتی کپڑا تیار ہونا چاہیئے۔ ایک مل میں ۱۲ ہزار تکلے کام کریں باقی تین ملوں میں ۲۵ ہزار تکلے اور ضروری تعداد میں کھڈیاں کام کریں۔ (ا ۔ پ)

احمدیہ انٹرکالجیٹ ایسوسی ایشن کے نئے عہدیداران

سال رواں کے لئے احمدیہ انٹرکالجیٹ ایسوسی ایشن کے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

پریذیڈنٹ:۔ مرزا منظور احمد گورنمنٹ کالج

جنرل سیکرٹری:۔ خواجہ عبد الحفیظ "

فنانشل سیکرٹری:۔ خواجہ نذیر احمد "

محتسب:۔ راجہ مقبول الٰہی "

خاکسار سید محمود اختر سابق صدر احمدیہ انٹرکالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

فلسطین کیلئے بین الاقوامی فوج

لیک سکسیس ۱۸ ؍ فروری۔ اگلے منگل کو امن کونسل میں فلسطین کے لئے بین الاقوامی فوج بنانے کی تجویز فلسطین کمیشن نے اپنی رپورٹ میں پیش کی ہے۔ یہ کمیشن تقسیم کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بنایا گیا تھا۔

پاکستان کے متعلق بہترین رپورٹ مرتب کرنے کا فیصلہ

قاہرہ ۱۸ ؍ فروری:۔ مصر کے مشہور اخبار "البلاغ" کے ایڈیٹر مسٹر عبد القادر حمزہ کو پاکستان کے متعلق بہترین رپورٹ مرتب کرنے کے صلہ میں حکومت مصر کی طرف سے "فاروق پرائز" عطا ہوا ہے۔ یاد رہے مسٹر عبد القادر حمزہ نومبر ۱۹۴۷ء میں انجمن اخوان المسلمین کی طرف سے پاکستان کے حالات معلوم کرنے یہاں تشریف لائے تھے۔

پولیس کی کاروائی شائع ہونیکی ممانعت

نئی دہلی ۱۸ ؍ فروری:۔ گاندھی جی کی موت اور ۲۰ ؍ جنوری کو برلا ہاؤس میں گاندھی جی پر جو بم پھینکا گیا تھا۔ اس کی تفتیش کے سلسلہ میں پولیس جو کاروائی کر رہی ہے۔ اس کے متعلق اخبارات میں کوئی خبر یا تبصرہ شائع کرنے کی چیف کمشنر دہلی نے ممانعت کر دی ہے۔ (ا ۔ پ)

حکومت پاکستان کا پہلا بجٹ

کراچی ۱۸ ؍ فروری:۔ اُمید ہے حکومت پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد ڈومینین پارلیمنٹ میں ۲۸ ؍ فروری کو پاکستان کا پہلا بجٹ پیش کریں گے آنے والے سال کے لئے ریلوے کا علیحدہ بجٹ تیار نہیں کیا جائے گا۔ بجٹ بلا استثنےٰ تمام محکمہ جات کے تخمینی اخراجات و ذرائع آمد پر مشتمل ہوگا۔ (ا ۔ پ)

امریکہ کی طرف سے چین کو ۵۷ کروڑ ڈالر کی امداد

واشنگٹن ۱۸ ؍ فروری:۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ پریذیڈنٹ ٹرومین کانگرس سے سفارش کریں گے۔ کہ چین میں امدادی اور تعمیری پروگرام کے لئے ۵۷۰۰۰۰۰۰ ڈالر کی رقم منظور کر دے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل چیانگ کائی شک کو براہ راست فوجی مدد دینے یا چین کی کرنسی کو مضبوط کرنے کے سلسلے میں کوئی رقم نہیں دی جائے گی۔ (رائٹر)

پاکستان بیرونی ممالک سے لوہا حاصل کریگا

کراچی ۱۸ ؍ فروری: معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ انگلستان۔ کینیڈا اور یورپ کے بعض ممالک سے لوہا اور فولاد بڑی مقدار میں حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ (ا ۔ ا)

پیٹرک گورڈن واکر کراچی آرہے ہیں

کراچی ۱۸ ؍ فروری:۔ تعلقات دولت مشترکہ کے پارلیمنٹری انڈر سیکرٹری مسٹر پیٹرک گورڈن واکر ۱۲ ؍ فروری کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ (ا ۔ پ)

فقیر ایپی کا معتمد خاص فرار ہو گیا

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۸ ؍ فروری:۔ زکوڑی شریف کے پیر صاحب کی کوششوں کے نتیجے میں سردو خان اپنے پیر فقیر ایپی سے اکھڑ گیا ہے۔ یاد رہے کہ سردو خان فقیر آف ایپی کا خاص آدمی تھا۔ اور فقیر ایپی اس پر بہت اعتماد کرتا تھا۔ سردو خان اس وقت پیر صاحب زکوڑی شریف کے ہمراہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں مقیم ہے۔ اس کے علیحدہ ہو جانے سے اُمید ہے۔ کہ فقیر آف ایپی کی موجودہ پوزیشن کو بہت صدمہ پہنچیگا۔ اور اس کے ماننے والوں کی تعداد دن بدن کم ہوتی چلی جائے گی۔ (ا ۔ پ)

سیاسی دھڑے بندی کی بدولت ہمیشہ مسلمانوں کی ہی حق تلفی کی گئی ہے

کشمیر مسلم کانفرنس کا بیان

لاہور ۱۸ ؍ فروری:۔ کشمیر مسلم کانفرنس کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں پنڈت جواہر لال نہرو کی اس تقریر پر جو انہوں نے حال میں ہی جموں میں کی تھی سخت نکتہ چینی کی گئی ہے۔ یاد رہے اس تقریر میں پنڈت نہرو نے امن کونسل پر سیاسی دھڑے بندی کا الزام لگایا تھا۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ مسلمان ہی ہمیشہ سیاسی دھڑے بندی کا شکار ہوتے رہے ہیں۔ دنیا ابھی تقسیم فلسطین کے شرمناک اور خلاف انصاف فیصلے کو نہیں بھولی ہے۔ پاکستان کے کشمیر زادہ جسم پر ریڈ کلف ایوارڈ کے لگائے ہوئے زخم ابھی ہرے ہی ہیں۔ جو مسلمانوں کے خلاف شرارت آمیز سیاسی دھڑے بندی پر گواہ ہیں۔ بڑی بڑی طاقتیں ہمیشہ ہی ایک طاقتور اسلامی حکومت کے قیام میں روڑے اٹکاتی رہی ہیں۔ اگر سیاسی دھڑے بندی سے اب بھی کام لیا گیا۔ تو ہم جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی ہی حق تلفی کی جائے گی۔ بہ دا کرتے ہیں پاکستان بیچارہ ہندوستان کا مقابلہ ہی کیا کر سکتا ہے یہ کیا کم ہے کہ باوجود اپنا کیس کمزور ہونے کے ہندوستان خود امن کونسل میں رائے عامہ کو جیتنے کے لئے وہاں جا پہنچا۔ آخر کسی برتے پر ہی وہ وہاں گیا تھا۔ اگر پنڈت نہرو کو صاف گوئی اور دیانتداری کا ذرا بھی پاس ہے۔ تو انہیں اس رائے عامہ کا احترام کرنا چاہیئے۔ جو پاکستانی وفد کی طرف سے پیش کردہ طریق کار کی روشنی میں ڈھل کر تیار ہوئی ہے۔ (او پی آئی)

پونچھ میں ہیضہ اور چیچک کی وبا

محصور فوج کے بچاؤ کی کوئی اُمید نہیں رہی

تراڑکھل ۱۸ ؍ فروری:۔ پونچھ کے محصور شہر میں ہیضہ اور چیچک کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ اس وقت پونچھ میں ۳۵۰۰۰ افراد محصور ہیں جو ہندوستانی اور ڈوگرہ فوجوں کے علاوہ پونچھ کی اصل غیر مسلم آبادی اور اردگرد کے غیر مسلم پناہ گزینوں پر مشتمل ہیں۔ پونچھ کا شہر پہلے ہی کمی خوراک کے باعث سخت مشکل میں پھنسا ہوا ہے۔ آزاد فوج نے گھیرا ڈال رکھا ہے۔ اور بجز ہوائی جہاز کے خوراک پہنچانے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ وبا کے پھوٹ پڑنے سے بچاؤ کی کوئی اُمید باقی نہیں رہی ہے۔ (ا ۔ پ)

پاکستان مجلس دستور ساز کی کاروائی اُردو میں ہونی چاہیئے

کراچی ۱۸ ؍ فروری: معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان پر مختلف جہات سے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ پاکستان مجلس دستور ساز کی کاروائی اردو میں ہونی چاہیئے۔ ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن کے صدر مولانا شبیر احمد عثمانی نے اس تحریک کے بانیوں میں سے ہیں۔ کہا ہے اگرچہ میں مجلس دستور ساز کا ممبر ہوں لیکن میں کاروائی سمجھنے سے قاصر ہوں گا۔ تاوقتیکہ مجلس کے واسطے اردو کو ذریعہ کلام نہ بنایا جائے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ معاملہ قائد اعظم کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ مجلس دستور ساز کے صدر ہونے کی حیثیت سے اس بارے میں کوئی فیصلہ صادر فرمائیں گے۔ (او ۔ پی ۔ آئی)

اغوا کردہ عورتوں کی بازیابی کیلئے میاں افتخار الدین کی اپیل

لاہور ۱۸ ؍ فروری:۔ آج پاکستان ریڈیو سے پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں افتخار الدین اور جلال پور کے سجادہ نشین صاحب نے اغوا کردہ عورتوں کی بازیابی کے سلسلے میں تقاریر کیں۔ اور عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ ایسی عورتوں اور بچوں کو برآمد کرانے میں حکومت کی مدد کریں۔ میاں صاحب نے عوام کو غیرت دلائی کہ ایسے ایسے قابل مذمت افعال کو روکنے کے لئے بھی اپیلوں کی ضرورت پیش آرہی ہے۔